[Stamp:] ...Mahmood Ahmad Arif
...ARUL-MASIH, QADIAN 143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۱ REGD.NO.P/GDP 3. شمارہ ۲۶

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

۹ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ — یکم وفا ۱۳۶۱ ہش — یکم جولائی ۱۹۸۲ء

## اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ احسان (جون) حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں زبانی اطلاع ہے کہ حضور انور نے ۲۵ احسان (جون) کو نماز جمعہ پڑھائی اور حضور پُرنور بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی صحت و عافیت، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۸ احسان (جون) مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ ——— ★ ——— قادیان میں رمضان المبارک میں درس و تدریس اور تراویح کا سلسلہ جاری ہے چنانچہ مسجد اقصیٰ میں روزانہ بعد نماز عصر قرآن مجید کا درس ہو رہا ہے پہلے پانچ یوم مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے درس دیا۔ اب بورخہ آخر رمضان (باقی صفحہ ...)

سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے، سوال زید بکر کا نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے

# اپنی دعاؤں اور گریہ وزاری سے فلسطین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کا وقت قریب کر دیں

# مسلمانوں کے مقدس مقامات حقیقی طور پر خطرے میں ہیں آج مسلمانوں کے اتحاد کا وقت ہے

## سرزمینِ فلسطین پر اسرائیلی حکومت کے قیام پر آج سے ۳۴ سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا معرکہ آراء مضمون

ذیل کا مضمون سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسرائیل کے قیام کے وقت ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء کو روزنامہ الفضل لاہور میں رقم فرمایا تھا ضرورت ہے کہ احبابِ کرام اس مضمون کی روشنی میں اسرائیل کے ظلم و ستم کا سنجیدگی سے جائزہ لیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس تازہ پیغام کی روشنی میں جو بدر کی گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے مسلمانوں کی مشکلات دور ہونے اور اسرائیل کی دہشت و بربریت کے خاتمہ کے لئے دردِ دل سے عاجزانہ دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے آقا کے لفظ لفظ پر دل و جان سے عمل کرنے کی توفیق دے آمین (مدیر)

"وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی، وہ دن جس کی خبر توراۃ اور انجیل میں دی گئی تھی، وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے.....

... فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے... فلسطین ہمارے آقا و مولا کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے۔ اکثر جنگیں یہود کے اُکسانے پر ہوئی تھیں۔ کسریٰ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اُکسایا تھا۔ خدا نے اُن کا منہ کالا کیا مگر انہوں نے اپنے خبثِ باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوۂ احزاب کی لیڈری یہودیوں کے ہاتھ میں تھی۔ سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا۔ مکہ والوں میں ایسی قوت انتظام تھی ہی نہیں۔ یہ مدینہ سے جلاوطن شدہ یہودی قبائل ہی کا کارنامہ تھا کہ انہوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔ خدا نے ان کا بھی منہ کالا کیا۔ مگر یہود نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل دشمن تو مکہ والے تھے مگر مکہ والوں نے کبھی دھوکے سے آپؐ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی۔ آپؐ جب طائف گئے اور مُلک کے قانون کے مطابق مکہ کے شہری حقوق سے آپؐ دستبردار ہو گئے مگر پھر آپؐ کو لوٹ کر مکہ آنا پڑا تو اس وقت مکہ کا ایک شدید ترین دشمن آپؐ کی امداد کے لئے آگے آیا اور مکہ میں اُس نے اعلان کر دیا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں اپنے پانچوں بیٹوں سمیت آپؐ کے ساتھ ساتھ مکہ میں داخل ہوا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمدؐ ہمارا دشمن ہی سہی پر آج عرب کی شرافت کا تقاضا ہے کہ جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل (باقی صفحہ ... پر دیکھئے)

## "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید سٹاری مارٹ۔ مالچ پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم وفا ۱۳۶۱ ہش

# توسیعِ اشاعت کیلئے
# ایڈیٹر صاحب بدر کا ملک گیر دورہ

قادیان دارالامان سے شائع ہونے والا ہفت روزہ "بدر" ہمارا مرکزی ترجمان ہے قومی ترقی اور کامیابی کے لئے اخبار کو جو اہمیت حاصل ہے اس کے متعلق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی ملاحظہ ہو۔ فرمایا

"در حقیقت دو ہی چیزیں ہیں جو قوم کی ترقی پر دلالت کرتی ہے ایک اخبار اور ایک ریلوے کا سفر یا لاری کا سفر۔ جو قوم سفر زیادہ کرتی ہے وہ ضرور کامیاب ہوتی ہے اور جس قوم میں اخبار زیادہ چلتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتی ہے...... ہندوستان کے لئے ہمارا اخبار "بدر" ہے مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک اس نے پوری ترقی نہیں کی۔"

(الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

احبابِ کرام کو یاد ہوگا کہ ایڈیٹر بدر مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نے گزشتہ سال ہندوستان کی بعض جماعتوں کا دورہ کیا تھا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزی بزرگان و احبابِ جماعت کے تعاون کے نتیجہ میں "بدر" کو نمایاں ترقی حاصل ہوئی سرکولیشن میں معتدبہ اضافہ ہوا اور عمومی اشاعت کے بارہ صفحات میں اضافہ کرکے ۱۶ صفحات کردیئے گئے۔ اشتہارات کی ترتیب و طباعت میں ایک دلآویز اور جاذبِ نظر تبدیلی اور جدید اندازِ فکر سامنے آیا جو بہ یک وقت دینی اور اقتصادی اضافہ بھی ہے اور تبلیغی و تربیتی اور معاشرتی فریضہ بھی انجام دے رہا ہے۔ یہ سب ... ہمارے سامنے ہیں۔ مگر ہماری منزل ابھی دور ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی یہ ہے کہ:۔

"میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس اخبار کو بہتر سے بہتر کام کرنے کی توفیق بخشے اور اس اخبار کے چلانے والوں کو ظاہری و باطنی علوم عطا کرے جن سے وہ قوم اور ملک کی صحیح راہنمائی کرسکیں اور جماعت کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں اور ملک کے ہر گوشہ میں اسے پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ یہ اخبار روزانہ ہو جائے اور وسیع الاشاعت ہو جائے۔"

(بدر مجریہ ۷ مارچ ۱۹۵۲ء)

محترم ایڈیٹر صاحب امسال بھی اسی سلسلہ میں جماعتوں کے دورہ کے لئے نکل چکے ہیں اور مرتبہ پروگرام کے تحت آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں۔ اس موقعہ پر ایک بار پھر احبابِ جماعت کے پُر خلوص اور پہلے سے بھی بہت بڑھ کر اور "فاستبقوا الخیرات" ارشادِ خداوندی کے مطابق روحِ مسابقت کے جوش و جذبہ کے ساتھ تعاون اور بھرپور تعاون کی ضرورت ہوگی۔

آج کرۂ ارض پر چھائی ہوئی اقوامِ عالم جہاں تباہیوں اور ہلاکتوں کو پھیلانے کے لئے اربوں ارب ڈالر کا آتشیں اور خوفناک اسلحہ تیار کررہی ہیں اور اس بھیانک اسلحہ بلکتی ہوئی انسانیت پر استعمال کرنے کے لئے پر تول رہا ہیں۔ وہاں بپائے اسلام کے امن بخش سایہ میں جماعتِ احمدیہ کو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے خرچ کرنے کے لئے نہایت نادر اور ایمان افروز مواقع میسر ہیں جو نفوسِ انسانی کی فلاح اور حفاظت اور اموال میں برکت کے لئے تعویذ کا حکم رکھتے ہیں ارشادِ ربانی بھی یہی ہے کہ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ
کہ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اِس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ توّاب ہے

بہرحال خلافتِ رابعہ کے اس نہایت مبارک اور پُر مسرت دور میں "بدر" کو روزنامہ بنانے اور گھر گھر پہنچانے اور "بدر" کو "وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ" کی قرآنی پیشگوئی کا پورا پورا مصداق بنانے کے لئے ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت ہے اور اس ضرورت کی تکمیل کے لئے مکرم ایڈیٹر صاحب کے ساتھ بھرپور تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو موجودہ وقت کی اہمیت و نزاکت کو سمجھنے اور اس کے مطابق والہانہ قربانیاں پیش کرنے اور اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

عبدالحق فضل

# فضائل رمضان المبارک

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئ خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے وہ قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقتِ روزہ عطا کرسکتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دُعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ کرسکوں اس لئے اس سے توفیق طلب کرے مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔ اگر خدا چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اس اُمت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اُسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اُس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اُسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے اس دُنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہلِ دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش اور تکلفات شامل کرکے ان کو مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن وہ خدا کے نزدیک صحیح نہیں ہے تکلف کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کی رُو سے ساری عمر کو بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شئ ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خُدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئ نہیں ہے۔"

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۳۱)

# میں خوشخبری دیتا ہوں کہ آئندہ خلافت کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

# جماعت احمدیہ بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اب کوئی بدخواہ خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکتا

## خاندان حضرت اقدس نے انتخاب خلافت کے وقت جس کردار کا مظاہرہ کیا ہے اس پر جماعت کو ان کیلئے دعا کرنی چاہیئے

### مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ ۱۸ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو یہ خوشخبری دی کہ آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا کوئی بدخواہ خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد یہ آیت قرآنی تلاوت فرمائی۔

هُوَ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ (حشر ۲۳)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ صرف وہی ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ غیب کا بھی علم جانتا ہے اور حاضر کی بھی اور وہ رحمان و رحیم ہے۔ حضور نے فرمایا اس آیت کے ایک سرسری نظر کے جائزے سے یہ بات معلوم کر کے تعجب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غیب کے علم کا ذکر تو کیا ہے جو ایک مشکل اور عجوبہ بات ہے لیکن حاضر کے علم کا کیوں ذکر کیا ہے؟ کیونکہ نادان انسان اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ وہ بھی حاضر کے علم میں اللہ کا شریک ہے حالانکہ جب گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ درحقیقت نہ انسان غیب کا علم جانتا ہے اور نہ حاضر کا کیونکہ غیب اور حاضر کا علم لازم و ملزوم ہیں یہ ہو نہیں سکتا کہ حاضر کا علم ہو اور غیب سے لاعلمی ہو اخفی کے ساتھ بھی حال کو نسبت ہے (اور) مستقبل سے بھی اور آج کے سائنسدانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اگر کسی کمپیوٹر میں اگر حال کا تمام علم پوری جزئیات کے ساتھ ڈال دیا جائے تو ہر فرد بشر کی موت کی یقینی اور قطعی پیشگوئی کی جا سکتی ہے یعنی حاضر کا علم غیب پر منتج ہوتا ہے اور غیب کا علم حاضر پر منتج ہوتا ہے۔ اور یہ اصول زمانی اعتبار سے بھی صحیح ہے اور مکانی اعتبار سے بھی۔

حضور نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم جو کچھ ظاہری آنکھوں سے دیکھتے ہیں اس سے علم والا اور بے علم مختلف نتائج نکالتے ہیں حضور نے اپنے گھر کا ایک واقعہ بتایا حضور نے فرمایا میں بچوں کو چاند ستاروں کے متعلق بتایا کرتا تھا اس لئے بچوں کو اس بارہ میں کچھ ابتدائی اور بنیادی باتوں کا علم تھا۔ ایک دفعہ بچوں نے گھر میں کام کرنے والی مائی سے پوچھا کہ چاند کتنا بڑا ہوتا ہے اس نے کہا فٹ بال سے بڑا۔ بچے ہنس دیئے تو پھر بولی اچھا جتنا ہوگا بچے پھر ہنسے تو کہنے لگی "اچھا کیلے دو سیلے کا تو ضرور ہوگا" اس سے بڑا وہ چاند کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھی۔

حضور نے فرمایا ہم نے بھی اجرام فلکی کو جس طرح دیکھا ہے اور جو رائے اس بارہ میں قائم کی ہے اس کے بالمقابل ماہرین طلانے انہیں جس طرح دیکھا ہے اس کے پیش نظر یہ ماہرین ہم پر اس طرح ہنستے ہیں جس طرح آپ اس مائی پر ہنسے تھے اور عالم الغیب والشہادۃ خدا شاید ان ماہرین پر اسی طرح ہنستا ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے انسان کی اس کمزوری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر انسان عالم الغیب والشہادۃ کی اس صفت کو سمجھ لے اور اپنی کم مائیگی کو جان لے تو کسی تکبر کی ضرورت نہیں رہتی، بہت سی روحانی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں حضور نے تلقین فرمائی کہ خود میں انکساری پیدا کریں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا حقیقی وصل آپ کو میسر آ سکے گا۔

حضور نے فرمایا جب میں نے اس آیت پر غور کیا تو اپنی زندگی میں اس سے بہت فائدہ اٹھایا اس آیت نے مجھے بہت سی ٹھوکروں سے بچا لیا اس کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جب حضرت خلیفہ ثالث کا انتخاب ہوا تو سب نے بلا تردد بیعت کی اور اطاعت کا اقرار کیا میں نے بھی ایسا ہی کیا مگر جب گھر آ کر میں نے اپنے دل پر غور کیا تو اس میں بہت سی کمزوریاں اور میل دیکھی اور میں نے سوچا کہ کیا یہ دل حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کرنے کے لائق بھی ہے۔ یا نہیں۔ میں نے دعا کی خدایا اس دل کو اس قابل بنا دے کہ یہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جا سکے اس کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو خط لکھا اور کہا کہ حضور دعا فرمائیں کہ مجھے حضرت مصلح موعودؓ کے بیٹوں میں سے سب سے زیادہ عاجزی وانکساری کے ساتھ خدمت کی توفیق ملے اور میں سب سے بڑھ کر اطاعت گزار ہوں پھر میں نے سوچا یہ میں نے بہت بڑی بات کی ہے اس سے خیال آیا کہ محض زبانی بات کافی نہیں بلکہ عمل سے ہی اس کو واضح کیا جا سکتا ہے کیونکہ ابتلاء کے وقت ہی اصل صورت حال کا پتہ لگتا ہے کہ کون عالم الغیب والشہادۃ کے نزدیک قابل قبول ہے حضور نے فرمایا کامل اطاعت آسان نہیں ہے کامل اطاعت کے باوجود نظریاتی اختلاف ہو سکتے ہیں لیکن تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ یہ اختلاف ایسا رنگ اختیار نہ کرے جو بیعت کے سلسلے کو نقصان پہنچانے والا ہو ہرگز اشارۃً یا کنایۃً بھی اس کے منافی حرکت نہ کرے اگر قرآن کریم میں والدین کو اف تک کہنے کی اجازت نہیں تو خلیفہ وقت کا مقام تو ان سے بہت بالا ہے اس کی کامل اطاعت سے سرمو انحراف کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے حضور نے فرمایا آپ سب لوگ دعا کریں کہ ہم میں عاجزی اور انکساری پیدا ہو عالم الغیب والشہادۃ کبھی تکبر ہمارے دلوں میں پیدا نہ ہونے دے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک شہادت عمل میں نہ ڈھلے انسان کی حد تک عالم الشہادۃ کا مضمون مکمل نہیں ہوتا۔

حضور نے فرمایا اس مضمون کے تسلسل میں ایک اور بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس خلافت (یعنی خلافت رابعہ۔ ناقل) کے انتخاب کے موقع پر خاندان (حضرت مسیح موعودؑ ... ناقل) نے جو عظیم عملی نمونہ دکھایا ہے اس کا میں اعلان کرنا چاہتا ہوں حضور نے فرمایا کسی شخص کے بارے میں سب سے زیادہ اس کے خاندان والے واقف ہوتے ہیں۔ میری ذاتی کمزوریوں سے میرے خاندان والے سب سے بڑھ کر آگاہ تھے ان کے ذاتی فیصلے میرے بارے میں یقیناً مختلف ہو سکتے تھے مگر جب خلافت کا سوال آیا تو سارے خاندان نے صرف یہ فیصلہ کیا کہ قطع نظر اس سے کہ کون خلیفہ منتخب ہوتا ہے ہم سب اس کی کامل اطاعت کریں گے اور اس بات کو کامل نظر انداز کر دیں گے کہ کون خلیفہ بنتا ہے حضور نے فرمایا انتخاب خلافت کے وقت بعض پہلوؤں سے جماعت کے دل دکھے مگر خاندان (حضرت مسیح موعودؑ۔ ناقل) نے کامل رضا سے میری اطاعت کی حضور نے فرمایا اگر میری ذات پیش نظر ہوتی تو شاید بھاری اکثریت کا فیصلہ میرے خلاف ہوتا مگر یہ معاملہ میری ذات کا نہیں تھا۔ اس پہلو سے خاندان (حضرت مسیح موعودؑ ... ناقل) نے جو قابل قدر نمونہ دکھایا وہ اس بات کا مستحق ہے کہ احباب جماعت ان کے لئے دعا کریں کل تک جو لوگ مجھ سے ناراض اور نالاں تھے ان کی آنکھیں یکا یک بدل گئیں اور ان میں احترام خلوص اور اطاعت کے جذبات سامنے آ گئے یہ ایسی صورت حال تھی جس کا میں عادی نہیں تھا یہ وقت میں نے شدید اذیت اور شرمندگی سے کاٹا اور استغفار اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہا حضور نے فرمایا یہ طرز عمل ان کی نیکی کی بنا پر تھا وہ اس پر متفق تھے کہ خلیفہ کے انتخاب کا فیصلہ کچھ ہی کیوں نہ ہو نظام جماعت کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے خاندان حضرت اقدس کی بزرگ ترین خاتون اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جسمانی اولاد کی واحد زندہ نشان اللہ یادگار حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی جو حضور ایدہ اللہ کی چھوٹی پھوپھی ہیں ان کا ذکر بڑے عزباتی اور پرخلوص انداز میں کیا حضور نے فرمایا میرے لئے وہ وقت ناقابل برداشت تھا جب آنکھوں میں انتہائی خلوص اور پیار اور احترام کے ساتھ حضرت چھوٹی پھوپھی صاحبہ میری بیعت کر رہی تھیں یہ ایک ہیچ پیچ کا پیار میں

تھا یہ ایک اور ہی قسم کا پیار تھا حضور نے فرمایا میں نے سوچا میرے اللہ نے مجھے ایک اور جہان کی سیر کرادی ہے حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے خاندان (حضرت مسیح موعودؑ... ناقل) کو بھی وہی جذبہ دیا ہے جو باقی جماعت میں ہے اور اس لحاظ سے ساری جماعت ہی خاندان میں شامل ہے یہ دیکھ کر میرا دل اللہ کی حمد سے کناروں تک بھر گیا۔ حضور نے فرمایا ذات باری کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے یہ بڑے عجیب نمونے ہیں۔ ربوہ کی ایک ایک گلی گواہ ہے بڑے سے بڑا ابتلا آیا اور گزر گیا اور جماعت کو کوئی زخم نہیں پہنچا سکا اور جماعت بڑی قوت سے خلافت کے اتحاد پر قائم رہی۔

حضور نے فرمایا یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلاء تھا جس کا جماعت نے بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی۔ خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔

حضور نے فرمایا اللہ نے غیب کا پردہ ڈال کر انسانوں کے درمیان کدورتیں جنم لینے کا رستہ کم کر دیا ہے اللہ تعالیٰ رحمٰن رحیم کی ذات ہی ایسی ہے جو انسانی کمزوریوں کا علم بھی رکھتی ہے اور پھر اس سے پیار بھی کرتی ہے۔ انسان کا اللہ سے تعلق اس کے رحمٰن رحیم ہونے کے واسطے سے ہے اور یہ راستہ عجز سے شروع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم رحمٰن رحیم خدا کی ذات تک پہنچ جائیں۔

اس کے بعد حضور خطبہ ثانیہ کے لئے بیٹھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا ساری عالم میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں وہ سخت فکر پیدا کر رہے ہیں اس سے پوری انسانیت کے لئے انسان کیلئے اور پھر عالم اسلام کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو ظالم انسانوں کی دسترس سے محفوظ رکھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے صدقے آپ کی طرف منسوب ہونے والوں کی حفاظت کرے اور یہ معجزہ دکھائے کہ حضرت محمدؐ کے نام سے منسوب ہونے میں برکت ہے۔

(الفضل ۲۰ر جون ۱۹۸۲ء)

## حضرت مصلح موعودؓ کا معرکۃ الآراء مضمون: بقیہ صہ اوّل

ہونا چاہتا ہے تو ہم اس کے مطالبہ کو پورا کریں ورنہ ہماری عزت باقی نہیں رہے گی اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مر جانا چاہیئے کہ وہ آپ تک پہنچ سکے یہ تھا عرب کا شریف دشمن اس کے مقابلہ میں بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر پر بلایا اور قلعہ کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپ کو مارنا چاہا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو اس کے منصوبہ کی خبر کی اور آپ سلامت وہاں سے نکل آئے۔ یہودی قوم کی ایک عورت نے آپ کی دعوت کی اور زہر ملا ہوا کھانا آپ کو کھلایا۔ آپ کو خدا تعالےٰ نے اس موقعہ پر بھی بچا لیا۔ مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کردیا یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے۔ شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں سوال مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں۔ سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہوگا.... ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آگیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہیئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کافی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں وہ وقت آگیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کلی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ مصر شام اور عراق کا ہوائی بیڑہ سو ہوائی جہازوں سے زیادہ نہیں۔ لیکن یہودی اس سے دس گنا بیڑا نہایت آسانی سے جمع کر سکتے ہیں...

... بہرحال عالم اسلام کو روس اور امریکہ دونوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ مگر عقل اور تدبیر سے، اتحاد اور یک جہتی سے۔ میں سمجھتا ہوں دنیا میں اب بھی مسلمان اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا لیکن میری یہ امید کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے ....

آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا آج قربانیوں سے کام ہوگا.... پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اَلْکُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ لفظاً بلفظاً پورا ہو رہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوئی ہیں آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں میں ان امور کو سامنے لانا جن میں اختلاف نہیں نہایت ہی بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے قرآن کریم تو یہود تک سے فرماتا ہے:-

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ۔

(آلِ عمران: ۶۵)

اتنے اختلافات کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کریم یہود کو دعوت اتحاد دیتا ہے کیا اس موقعہ پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے جب مسلمانوں کے مقامات مقدسہ حقیقی طور پر خطرے میں ہیں۔ وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی افغانی ایرانی۔ ملائی۔ انڈونیشین۔ افریقین اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک بار پھر فلسطین میں آباد ہوں گے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت تو عباد اللہ الصالحون کے لئے مقرر کی گئی ہے پس اگر ہم تقویٰ سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کی پہلی پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہو سکتی ہے کہ یہود نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے لیکن اگر ہم نے تقویٰ سے کام نہ لیا تو پھر وہ پیشگوئی لمبے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی اور اسلام کے لئے ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہوگی۔

پس ہمیں چاہیئے کہ اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنے اتحاد سے اپنی دعاؤں سے اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رَو چل رہی ہے وہ اُلٹ جائے گی۔ عیسائیت کمزوری اور انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اُٹھانے لگ جائیں گے شاید یہ قربانی مسلمانوں کے دل کو بھی صاف کر دے اور ان کے دل بھی دین کی طرف مائل ہو جائیں اور پھر دنیا کی محبت ان کے دلوں سے سرد ہو جائے پھر خدا اور اس کے رسول اور ان کے دین کی عزت و احترام پر آمادہ ہو جائیں۔"

(منقول از روزنامہ الفضل ۲۱ر مئی ۱۹۴۸ء)

## بقیہ اخبار احمدیہ

... سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ظفر درس دے رہے ہیں۔ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل حدیث شریف کا درس دے رہے ہیں جبکہ مسجد اقصیٰ میں درس الحدیث کی سعادت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کو مل رہی ہے۔ اسی طرح بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح عزیز مظہر احمد طاہر پڑھا رہے ہیں اور نماز تہجد مسجد مبارک میں مکرم حافظ اسلام الدین صاحب پڑھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ میں قریباً ایک لاکھ احباب کی شرکت

## نمازِ جنازہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احاطہ بہشتی مقبرہ میں پڑھائی

ربوہ ۱۰/احسان/جون آج یہاں قریباً ایک لاکھ احمدیوں نے خاص خدائی تصرف کے ماتحت اپنے نئے منتخب ہونے والے خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں احاطہ بہشتی مقبرہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نمازِ جنازہ ادا کی جس کے بعد حضور رضؓ کے جسدِ اطہر کو بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں واقع چار دیواری کے اندر حضرت مصلح موعود اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی قبروں کے درمیان سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اقتداء میں ہزاروں احمدیوں نے دعا کی۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لے گئے۔ رات گئے تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر فاتحہ خوانی کرنے والوں کا سلسلہ جاری رہا اور دعا کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کا جسدِ اطہر شام پانچ بجکر اٹھارہ منٹ پر خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نوجوانوں نے اُٹھا کر قصرِ خلافت کی عمارت سے باہر لاکر چارپائی پر رکھا۔ اس چارپائی پر ایک سفید چادر ڈالی ہوئی تھی اور دو لمبے لمبے بانس جوڑ کر چارپائی کے نیچے سے گزارے گئے تھے تاکہ کندھا دینے والوں کی زیادہ تعداد شامل ہو سکے۔ تابوت کے باہر آنے کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بھی باہر تشریف لائے حضور نے سفید پگڑی باندھ رکھی تھی اور ہاتھ میں چھڑی پکڑی ہوئی تھی حضور سبزی مائل رنگ کی قمیص اور شلوار پہنے ہوئے تھے۔ جنازہ باہر آنے کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا کہ قصرِ خلافت کے احاطے سے لے کر بیرونی گیٹ سے باہر محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے مکان تک صرف خاندان حضرت اقدس کے افراد کندھا دیں گے۔ اس کے بعد ناظر صاحبان وکلاء اور دیگر مہمان جنکو اس جگہ پر بلایا گیا تھا کندھا دیں گے یہ سلسلہ مزید نصف فرلانگ تک یعنی محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کے گھر تک چلے گا۔ اس کے بعد پھر خاندان حضرت اقدس اور دیگر احباب کندھا دیں گے۔

جنازہ اُٹھانے کے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بھی کندھا دیا اور درود شریف اور لا الٰہ الا اللہ کے ورد کے ساتھ جنازہ اُٹھایا گیا جملہ احباب کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ جنازے کو کندھا دینے کی غرض سے رش کے طور پر آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں اس مقصد کے لئے جنازے کے گرد خدام کی تین دائرہ نما دیواریں کھڑی کی گئی تھیں جو کہ جنازے کے ساتھ ساتھ حرکت کرتی ہوئی بہشتی مقبرہ تک گئیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ آخری وقت تک جنازے کے پیچھے پیدل چلتے رہے۔ جنازہ قصرِ خلافت سے نکلنے کے بعد محترم میر داؤد صاحب محترم مرزا انور احمد صاحب اور محترم مرزا منصور احمد صاحب کے گھروں کے آگے سے گزرتا ہوا محلہ دار الصدر کے جنوبی گیٹ سے بڑی سڑک پر آیا اور گولبازار کی سمت میں مڑ گیا اس کے بعد جنازہ مسجد مبارک کے سامنے والی دورویہ سڑک میں سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے متصل سڑک پر مڑ گیا وہاں سے سرگودھا فیصل آباد روڈ پر آیا۔ جہاں پر ساری ٹریفک روک دی گئی تھی۔ اس سڑک سے چند منٹ گزرنے کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ کے غربی گیٹ سے احاطہ بہشتی مقبرہ میں داخل ہوا۔ جہاں پر قریباً ایک لاکھ احمدی پہلے سے قطاروں میں بڑی ترتیب کے ساتھ اپنے محبوب آقا نور اللہ مرقدہ کے سفرِ آخرت کے آخری مرحلہ میں شامل ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے منتظر تھے جنازہ جن جگہوں سے گزرا اس کے دونوں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

# خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ افراد نے قصرِ خلافت میں خلیفۃ المسیح کی بیعت کی

## حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا نے حضور کو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی مقدس انگوٹھی پہنائی

### حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کیلئے خصوصی دعا کی تحریک

ربوہ ۱۱/احسان/جون — کل مورخہ ۱۰/جون ۱۹۸۲ء کو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی خلافت کا اعلان ہونے کے معاً بعد تمام احباب کرام کو مسجد مبارک میں آنے کی اجازت دی گئی اور پھر حضور نے نہایت رقت کے ماحول میں احباب جماعت سے بیعت لی اور اس کے بعد احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ اپنی دعاؤں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص طور پر یاد رکھیں جنہوں نے نہایت حوصلے اور تحمل کے ساتھ اپنا نہایت کامیاب دورِ خلافت گزارا۔ حضور نے فرمایا کہ جب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو دیکھتا تھا کہ آپ پر کتنا بوجھ ڈالا گیا ہے تو میں روز سوچتا تھا کہ ایک ایسا انسان جو بڑی زیادہ عمر کا ہے کمزور صحت کا مالک تھا وہ راتوں کو دو دو اور تین تین بجے تک کام کرتا اور خطوط کے جواب دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے لئے بیشمار اور مسلسل دعائیں کیں اور ان کی زندگی میں ایسی راتیں بھی آئیں جبکہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں سوئے وہ بے حد ہمدرد شفیق اور لوگوں کے دکھوں پر تڑپ اُٹھنے والے وجود تھے آپ کا یہ حق ہے کہ ہم سب آپ کے لئے بہت دعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آج تک جس طرح سب خلفاء کی کمزوریوں سے درگزر کرتے ہوئے دین کی تمکنت کا سامان مہیا کیا ہے اور سب وفاداروں سے بڑھ کر وفاداری کا ثبوت دیا ہے اسی طرح سے وہ پہلے سے بھی بڑھ کر ستاری فرمائے ہمیں ابتلاؤں سے بچائے۔

حضور نے فرمایا احباب کرام بیمار دوستوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سارے بھائیوں کو مشکلات سے بچائے رکھے۔

بعدہٗ حضور نے فرمایا کہ عزیزم مرزا لقمان احمد نے وہ پگڑی مجھے دی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ نے آخری مرتبہ اپنے ہاتھ سے باندھی اور پہنی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سر کو اس مقدس پگڑی سے مزین دیکھ کر احباب پر عجیب وارفتگی کا عالم طاری ہوا اور مسجد مبارک پُرجوش اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی حضور نے مزید فرمایا اللہ مجھے اس پگڑی کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

بعد ازاں حضور "السلام علیکم" کہہ کر واپس قصرِ خلافت تشریف لے گئے جہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے تمام افراد جمع تھے سب نے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

آخری قسط

# موعودِ اقوامِ عالم کا ظہور

تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء

## امام مہدی کی جماعت کو زیارتِ کعبہ سے روکا جانا

جماعتِ احمدیہ کے افراد کے دلوں میں کعبۃ اللہ کی جو عظمت ہے وہ لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی اُن کے دلوں میں ایک تڑپ ہے وہ اُڑ کر ان مقدس مقامات تک پہنچنا چاہتے ہیں جن کو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک قدموں سے شرف فرمایا لیکن آہ کہ بے رحم عناصر نے ہمارے راستے روک رکھے ہیں چنانچہ اس تعلق سے بھی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور وہ یہ ہے کہ حضرت امام محمد بن حسن عسکری رح سے پوچھا گیا کہ چاند اور سورج کب جمع کئے جائیں گے (یہ نشان امام مہدی کے وقت میں ظہور ہونا تھا) آپ نے فرمایا

"جب تمہارے اور کعبہ کے درمیان رُکاوٹ ڈال دی جائے گی"۔

یعنی امام مہدی کے ماننے والوں کو کعبہ سے روک دیا جائے گا۔ یہ صدیوں قبل کی پیشگوئی کمال صفائی سے اس وقت بھی پوری ہو رہی ہے اور جس شخص کے زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کے افراد پر حج کرنے پر پابندی لگائی گئی اس کا کیا حشر ہوا حضور فرماتے ہیں ؎

مجھ کو پردے میں نظر آتا ہے اک میرا معین
تیغ کو کھینچے ہوئے اس پر جو کرتا ہے وار

اس تاریکی نارفتی میں حضرت موعودِ اقوام عالم فرماتے ہیں کہ:۔

"عرب کے لوگ الٰہی رحمت کو قبول کرنے کے لئے سب سے زیادہ حقدار اور قریب اور نزدیک ہیں اور مجھے خدا تعالےٰ کے فضل کی خوشبو آ رہی ہے .... اور آسمان کے خدا کی طرف سے بتایا گیا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اہلِ مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے

(نور الحق صلا)

## موعودِ اقوامِ عالم کی مخالفت اور آپ کی صداقت

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ ۚ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ۔ ہائے افسوس بندوں پر کہ ہیری طرف سے جو بھی رسول مبعوث ہوا اس کا لوگوں نے استہزاء ہی کیا۔ بعینہٖ یہی سلوک آج کی تمام اقوام نے موعودِ اقوام عالم سے کیا آپ کے سلسلہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا آپ پر مقدمات دائر کئے گئے آپ کے متبعین کو مارا پیٹا گیا اور شہید کیا گیا مگر پھر بھی آپ ان مخالفین کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ ؎

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں نہاں ہے
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

آپ کے زمانہ میں ہی آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے لیکن بزرگانِ سلف میں سے کوئی ایسا بزرگ نہیں جسکو ستایا نہ گیا ہو۔ حضرت امام حسین علیہ السلام جنہیں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ جنت کا سردار قرار دیا تھا آپ اہلِ بیت کے وہ پہلے درخشندہ گوہر ہیں جنہیں کافر گری کا نشانہ بن کر جامِ شہادت نوش کرنا پڑا کہتے ہیں کہ بصرہ کے گورنر ابن زیاد نے قاضی شریح کو دربار میں طلب کیا اور اس سے کہا کہ آپ حسین ابن علی کے قتل کا فتویٰ صادر کریں قاضی شریح نے انکار کیا اور اپنا قلمدان اپنے سر پر دے مارا .... اور گھر چلا گیا جب رات ہوئی تو ابن زیاد نے چند تھیلیاں زر کی اُس کے لئے بھیج دیں اور صبح دربار میں دوبارہ حاضر ہونے کو کہا جس پر قاضی نے کہا کہ کل رات میں نے قتلِ حسین پر غور کیا اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کو قتل کرنا واجب ہے پھر قلم اُٹھایا اور فرزندِ رسول ص کے متعلق فتویٰ لکھا کہ

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میرے نزدیک ثابت ہو گیا ہے کہ حسین بن علی دینِ رسول سے خارج ہو گیا ہے لہٰذا وہ واجب القتل ہے"۔

(افضل الاعمال فی جواب تاریخ الاعمال صلا مطبوعہ سنہ ۱۳۹۲ مطبع علمی تبریز ایران)

حضرت امام مالک رح کے متعلق تاریخ میں آتا ہے کہ مدینہ میں آپ کو گنہگاروں کی طرح لایا گیا کپڑے اتارے گئے اور شاہانہ امامت پر وحشتِ ظلم نے ستر کوڑے مارے تمام پیٹھ خون آلودہ ہو گئی ہاتھ مونڈھے سے اُتر گئے اس پر بھی تسلی نہ ہوئی تو حکم دیا کہ اونٹ پر بٹھا کر شہر میں ان کی تشہیر کی جائے امام صاحب بایں حال زار بازاروں اور گلیوں میں سے گزر رہے تھے اور زبانِ صداقت نشان کہہ رہی تھی جو مجھکو جانتا ہے وہ جانتا رہے گا جو نہیں جانتا وہ ایسے میرے مقام کو جان لے گا۔ الغرض کس کس بزرگ کی داستان اس مختصر سے وقت میں بیان کروں

حضرت موعودِ اقوامِ عالم پر اور ان کی جماعت پر بھی اس قسم کے سینکڑوں دور آئے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ملاحظہ فرمائیں

سَیَکُوۡنُ بَعۡدِیۡ نَاسٌ
مِنۡ اُمَّتِیۡ یَسُدُّ اللّٰہُ بِہِمُ
الثُّغُوۡرَ یُؤۡخَذُ مِنۡہُمُ الۡحُقُوۡقُ
وَلَا یُعۡطَوۡنَ حُقُوۡقَہُمۡ
اُوۡلٰٓئِکَ مِنِّیۡ وَاَنَا مِنۡہُمۡ
(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۳۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے بعد میری اُمت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کرے گا اُن سے اپنے حقوق تو لئے جائیں گے۔ مگر ان کے حقوق انہیں نہیں دئے جائیں گے مگر یاد رکھو یہ میرے ہیں اور میں انہیں کا ہوں —— اور آج افرادِ جماعت زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہیں کہ ؎

ہم پہ کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

جماعتِ احمدیہ کے حقوق مسلسل ۹۲ سال سے غصب کئے جا رہے ہیں ۔ ۱۹۳۴ء میں احرار نے ایک مخالفت کا طوفان برپا کر کے قادیان میں ایک جلسہ کیا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ ہم جماعتِ احمدیہ کو ختم کر کے ہی دم لیں گے اور منارة المسیح کو گرا کر دریائے بیاس میں اُس کا ملبہ پھینک دیا جائے گا اور ظلم کی انتہا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب رض پر دن کے وقت لاٹھیوں سے حملہ کیا گیا اس سنسنی خیز واقعہ سے ہر احمدی غم واندوہ کی تصویر بنا ہوا تھا اور گورنمنٹ انگریزی احرار کی پشت پناہی کر رہی تھی ایسے پُرآشوب دور میں اُولوالعزم حضرت المصلح الموعود رض نے احرار کو مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"ہم ان سے کہتے ہیں تم کیا اگر تم دُنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو بلا کر بھی اپنے ساتھ لے آؤ پھر بھی تم جیت جاؤ تو ہم جھوٹے .... خواہ کتنی بڑی فوجوں کے ساتھ ہمارے مقابل پر کھڑے ہو جائیں لڑائی کا نام اسلامی اصطلاح میں آگ رکھا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود کا الہام ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"۔

(تابعین اصحاب احمد جلد ہفتم صلا۳۷)

پھر سنہ ۱۹۵۳ء میں جماعت کو ختم کرنے کے لئے پورا زور لگایا گیا لیکن افرادِ جماعت کے غیر متزلزل ایمانوں میں ایک رائی کے برابر بھی فرق نہ آسکا پھر بہت بڑا طوفان ۱۹۷۴ء میں جماعت کے مقابل کھڑا کیا گیا بہیمانہ درندگی کے ساتھ قتل کی وار داتیں بھی ہوئیں گھروں دکانوں اور مکانوں کو نذرِ آتش کیا گیا بقول شخصے ؎

یہ فطرت اپنی اپنی ہے یہ مسلک اپنا اپنا ہے
جلاؤ آشیاں تم ہم کریں گے آشیاں پیدا

بالآخر پاکستان اسمبلی نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو فیصلہ کر دیا کہ جماعتِ احمدیہ غیر مسلم ہے معزز سامعین! قدرتِ خداوندی ملاحظہ ہو کہ ابوجہل اور دیگر رؤساء قریش کی طرف سے دار الندوہ میں جو قریش کی پارلیمنٹ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی خطرناک سازش ۷ ستمبر سنہ ۶۲۲ء میں کی گئی تھی۔

(بحوالہ تاریخ اسلام ... کا پس منظر)

لیکن کیا ایسے مکر اور ہتھکنڈوں سے اس انقلابِ حقیقی کو روکا جا سکے گا۔ جو ساری دُنیا میں موعودِ اقوامِ عالم کے ذریعہ چھا جانے والا ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے آج سے ۸۰ سال قبل بڑی تحدی سے فرمایا تھا ؎

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

اگر تیرا بھی کچھ دین ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں کہ عزت مجھکو اور تجھکو ملامت آنیوالی ہے

اسی طرح موعود اقوام عالم کے نائب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۷۴ء کے پُر آشوب دور میں بڑی تحدی سے یہ فرمایا کہ:۔

”پس راستہ بڑا کٹھن ہے سختیاں بھی اُٹھانا پڑیں گی تکلیفیں بھی اُٹھانی پڑیں گی لیکن ہم کیا جانیں ان تکلیفوں کو خدا کی راہ میں دُنیا پورا زور لگائے گی کہ ہمیں ناکام کیا جائے جیسا کہ پہلے لگاتی رہی ہے لیکن ہمیں ناکام نہیں کر سکتی۔ ہیں دُنیا کے ہر مینار سے یہ آواز بلند کرنے کے لئے تیار ہوں کہ دُنیا خدا تعالےٰ کے اس منصوبے کو ناکام نہیں کر سکتی۔ دُنیا کے سارے ایٹم بم اکٹھے ہو جائیں پھر بھی جو طاقتیں اس وقت گھمنڈ سے گردنیں اُٹھائے ہوئے ہیں ہم ان کی خیر خواہی کے لئے ان کے دل جیت کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اُن کو جمع کر دیں گے۔“

(الفضل ۲۹ر اکتوبر ۱۹۷۶ء)

اور دُنیا دیکھ رہی ہے کہ آج موعود اقوام عالم کے جانباز اور سر فروش مجاہدین طوفانوں کو چیرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم کرنے کے لئے دنیا کے کونے کونے میں یہ عزم لے کر پھیلے ہوئے ہیں کہ سے

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

تمام الہامی کتب سے یہ بات ظاہر ہے کہ سچے مامور کی نشانی اس کے مرسل کے تعلق باللہ سے ثابت ہوتی ہے قرآن مجید میں بھی ارشادِ خداوندی ہے کہ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(سورۃ الجن)

چنانچہ اس معیار کے مطابق بھی موعود اقوام عالم کی صداقت اظہر من الشمس ہے آپؑ فرماتے ہیں:۔

”میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ر جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔“

حضور فرماتے ہیں:۔

”میرا خدا زمین و آسمان کا مالک ہے میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں ..... اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔“

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

آج تک کسی مخالف کا آپؑ کے مقابل پر میدان میں نہ اُترنا آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے آپؑ کے تعلق باللہ سے متعلق مجھے ایک واقعہ یاد آیا لدھیانہ میں ایک انگریز نے آپؑ سے پوچھا سنا ہے کہ خدا آپ سے ہمکلام ہوتا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہاں انگریز نے دوبارہ سوال کیا کہ کس طرح خدا کلام کرتا ہے آپؑ نے فرمایا میرا خدا مجھ سے اسی طرح کلام کرتا ہے جس طرح اس وقت تم میرے ساتھ باتیں کر رہے ہو اس پر اس انگریز کی زبان سے بے اختیار نکلا سبحان اللہ

(بحوالہ سیرت المہدی حصہ دوم)

## ایک ایمان افروز واقعہ

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

”ایک صوفی سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا کہ مجھے کشف میں بڑا تجربہ ہے اگر مرزا صاحب کو یہ طاقت ہے کہ وہ اہل قبور سے باتیں کرا سکیں تو وہ جس قبر کو میں کہوں اُس سے باتیں کر کے اس کا حال دریافت کریں اور بتا دیں ورنہ میں بتلا دوں گا۔ میں نے حضرت اقدس علیہ السلام سے دریافت کیا اور وہ خط دکھایا آپؑ اس خط کو ہاتھ میں لے کر بہت ہنسے اور فرمایا جو حی و قیوم خدا ہے روز باتیں کرتا ہے اس کو مُردوں سے باتیں کرنے کی کیا غرض ہوتی ہے یا یہ فرمایا کہ کیا مطلب ہے مُردوں سے مُردے باتیں کریں اور زندوں سے زندے۔ ہم زندہ ہیں ہمارا مذہب اسلام زندہ ہے ہمارا حی و قیوم خدا زندہ ہے۔“

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم ص۳۸ و ص۳۹)

## موعود اقوام عالم کا پیدا کردہ انقلاب

حضرت موعود اقوام عالم کا جہاں اپنا تعلق خدا تعالےٰ کے ساتھ تھا وہاں آپ کے اثر و تربیت اور فیضِ محبت سے جو ایک خدا رسیدہ تقویٰ شعار اور اطاعت گزار قدوسیوں کی جماعت معرضِ وجود میں آئی اور اُن کا تعلق بھی محبوبِ حقیقی سے قائم کیا اور جماعت کے افراد کو گناہوں سے پاک کیا یہ بھی تو آپؑ کی صداقت کا زندہ نشان ہے اسی جماعت کے گوہر نایاب یکتائے روزگار حضرت حکیم مولانا نورالدین ہیں جن کے بارے میں سر سید احمد خان نے اپنے مکتوب میں فرمایا تھا کہ ان پڑھ جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے۔ پڑھا لکھا جب ترقی کرتا ہے تو عالم کہلاتا ہے اور عالم جب ترقی کرتا ہے تو فلسفی کہلاتا ہے اور جب فلسفی ترقی کرتا ہے تو صوفی کہلاتا ہے اور صوفی جب ترقی کرتا ہے تو مولانا نورالدین کہلاتا ہے۔

(مکتوب سر سید)

آپ کو جب ۱۸۹۳ء میں انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی اس جلسہ میں دُنیا کے نامور عالم موجود تھے اور مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری بھی شریکِ جلسہ تھے جن کے علم و فضل کا بہت چرچا تھا بلکہ علماء نے ان کو شمس العلماء کا خطاب دیا اور پٹنہ کے لوگ انہیں مجدد سمجھتے تھے انہوں نے جب موعود اقوام عالم حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے غلام مولانا نورالدین صاحبؓ کی تقریر سُنی تو اسی جلسہ میں سب کے سامنے کھڑے ہو کر بے اختیار بلند آواز سے کہا کہ ”مجھے فخر ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اتنے بڑے عالم اور مفسرِ قرآن کو دیکھا اور اہلِ اسلام کو جائے فخر ہے ہمارے درمیان ایک ایسا عالم موجود ہے۔“ اور پھر مولانا حسن علی صاحب حکیم صاحب کو تنہائی میں لے جا کر سوال کرنے لگے کہ مرزا صاحب سے جو آپ نے بیعت کی ہے اس میں کیا نفع دیکھا حکیم الامت نے جواب ارشاد فرمایا کہ ایک گناہ تھا جس کو میں ترک نہیں کر سکتا تھا جناب مرزا صاحب سے بیعت کرنے کے بعد وہ گناہ نہ صرف چھوٹ گیا بلکہ اس سے نفرت ہو گئی اور پھر حضرت حسن علی صاحب نے بھی بیعت کر لی چنانچہ جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے احمدیوں کی مخالفت میں کہا کہ مرزا صاحب کی صداقت کی کیا دلیل ہے تو حضرت حسن علی صاحب نے محمد حسین کو للکار کر کہا اگر تم مرزا صاحب کی صداقت کی دلیل چاہتے ہو تو مجھ سے پوچھو اگر آپ مجھے نہ ہوتے تو اتنے سے ٹوکرے کو سر پر اُٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔ میں گناہوں میں مر رہا تھا اب زندہ ہونے لگا ہوں۔“

یہ انقلاب تھا جو حضرت موعود اقوام عالم نے دُنیا میں پیدا کیا کہتے ہیں حضرت منشی اروڑے خان صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور نائب تحصیلدار سے ریٹائر ہوئے ایک دفعہ کسی نے آپؓ سے ہنس کر کہا کبھی رشوت تو نہیں لی تھی۔ منشی صاحب پر خاص سنجیدگی جوشِ صداقت سے مملو تھی طاری ہوئی اور سائل کی طرف دیکھ کر فرمایا ”میں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح اپنے فرائض کو ادا کیا اور جس دیانت سے کام لیا ہے اور جو فیصلے کئے ہیں اور جس صداقت اور ایمانداری سے کئے ہیں اور پھر رشوت سے اپنے دامن کو بچایا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو سامنے رکھ کر میں اپنے خدا سے دُعا کروں تو خدا کی قسم تیر انداز کا تیر تو خطا جا سکتا ہے لیکن میری وہ دُعا ہرگز خطا نہیں کر سکتی۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میری آمد کی غرض یہ نہیں کہ میں تمہیں مسیح پرست بنا دوں بلکہ میں تمہیں مسیح بنانے کے لئے آیا ہوں اور اس انقلاب کو دُنیا ۹۲ سال سے دیکھ رہی ہے جو موعود اقوام عالم کی صداقت کو ظاہر کرتا ہے آپؑ کی بعثت کی غرض ساری دنیا کو خدائے واحد کا پرستار بنانا ہے۔ چنانچہ آپؑ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد (رضی اللہ عنہ) کے بابرکت دور میں تو ساری دُنیا میں فعال جماعتیں پھیل چکی ہیں اور خدا تعالےٰ کے گھروں کی تعمیر پورے زوروں پر ہے تاکہ اُن مساجد کے میناروں سے پنجوقتہ اذانیں لوگوں کے دل و دماغ میں اُتر جائیں اور بھولی بھٹکی مخلوق اپنے مولائے حقیقی کے آستانے پر سر بسجود ہو کر اس کی خوشنودی کو حاصل کرے۔ منجملہ دیگر مساجد کے مسجد اسپین اپنے اندر بے شمار برکات و افضال لئے ہوئے ہے جس کا سنگِ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رضی اللہ عنہ) نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے طارق بن زیاد کے مفتوحہ علاقہ میں رکھ کر ساری دُنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ حضور پُر نور جب ۱۹۷۰ء میں پہلی مرتبہ اسپین اپنے خدام کے ہمراہ میڈرڈ کے ہوائی اڈہ پر اُتر رہے تھے۔

(باقی ص۱۳ پر دیکھئے)

## منقولات

۱

# وسطی جاپان کے مشہور ترین اخبار میں اسلامی مسائل کا تفصیلی تذکرہ

آج سے چھ ماہ قبل جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ نے دعاؤں کے بعد جاپان میں جماعت احمدیہ کے مستقل دار التبلیغ کے قیام کے لئے ناگویا کو مرکز بنانے کی اجازت عطا فرمائی اور حضور رحمہ اللہ کے ارشاد اور منظوری سے ناگویا میں ایک پُرشکوہ عمارت خریدنے کے بعد "احمدیہ سنٹر" کا قیام عمل میں آیا تو حالت یہ تھی کہ وسطی جاپان کے اس سب سے بڑے مشہور شہر میں جس کی آبادی ۲۱ لاکھ سے زائد ہے کوئی بھی احمدیت کے نام سے واقف نہ تھا۔ عزم اور یقین کے ساتھ کام کرنے کا آغاز کیا اور حضور کی خدمت اقدس میں بار بار دعا کے لئے عرض کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اس نئے مرکز کو رشد و ہدایت کو مذہب اسلام کے حقیقی تعارف کا فعال اور کامیاب مرکز بنا دے اور تبلیغی کوششوں میں کامیابی عطا کرے۔

آج یہ نوٹ تحریر کرتے وقت دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور خوشی سے لبریز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضور کی بابرکت دعاؤں کا ایک شیریں ثمر عطا کیا اس کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء کو بیک وقت ۲۲ لاکھ اسّی ہزار لوگوں تک اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس روز وسطی جاپان کے سب سے بڑے اور بہت مشہور و معروف اخبار میں اسلام و احمدیت کے تعارف پر مشتمل خاکسار کا ایک تفصیلی انٹرویو شائع ہوا اخبار کا نام چونیچی شنبون CHUNICHI SHINBUN ہے ملک کا بلند پایہ اور مؤقر اخبار ہے جو جاپان کے چوٹی کے اخباروں میں شمار ہوتا ہے ناگویا شہر کے ۷۰ فیصد گھرانوں میں پڑھا جاتا ہے نیز وسطی جاپان کا سب سے زیادہ مؤثر اخبار شمار ہوتا ہے۔ اس اخبار کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ جاپان کے تین بڑے اخباروں یومیوری، اساہی اور مائی نیچی کے صدر دفاتر ٹوکیو میں ہیں۔ ٹوکیو میں ان تینوں اخبارات کو مسلمہ برتری حاصل ہے ان اخبارات کے علاقائی ایڈیشن بھی جو ملک کے مختلف شہروں سے شائع ہوتے ہیں ٹوکیو میں ان اخبارات کی مسلمہ برتری اور عمومی شہرت کی وجہ سے اپنے اپنے علاقوں میں یہی برتری قائم رکھے ہوئے ہیں۔ یہ ایڈیشن نہ صرف تعداد کے لحاظ سے دیگر اخبارات سے زیادہ چھپتے ہیں بلکہ ان علاقوں میں بھی مؤثر ترین اخبار سمجھے جاتے ہیں لیکن ناگویا کے بارہ میں یہ صورت نہیں ناگویا سے بھی اگرچہ مذکورہ بالا تینوں اخبارات کے ایڈیشن شائع ہوتے ہیں اور کثرت سے پڑھے بھی جاتے ہیں لیکن ناگویا اور گرد و نواح کے اضلاع کو ملاتے ہوئے وسطی جاپان کا سب سے زیادہ شائع ہونے والا اور مؤثر ترین اخبار چونیچی شنبون ہے جسے وسطی جاپان کا حقیقی ترجمان کہا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی اخبار میں یہ انٹرویو شائع ہوا ہے۔

یہ اخبار مرکزی طور پر ناگویا سے شائع ہوتا ہے لیکن اس کے دو ایڈیشن ٹوکیو اور KANAZAWA سے بھی شائع ہوتے ہیں مذکورہ بالا انٹرویو ناگویا کے مرکزی اخبار اور کنازاوا کے ایڈیشن میں شائع ہوا ہے ان دونوں اشاعتوں کی مجموعی تعداد ۲۲ لاکھ اسی ہزار سے زائد ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قدر وسیع حلقہ قارئین تک اسلام و احمدیت کی آواز پہنچی اور مزید خوشی کا پہلو یہ ہے کہ انٹرویو بہت تفصیل سے اخبار کے صفحہ کے اوپر کے حصہ میں نمایاں طور پر تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ جاپان کے اس قدر مشہور اور کثیر الاشاعت جاپانی اخبار میں اس قدر تفصیلی انٹرویو کی اشاعت کا یہ پہلا موقع ہے جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میسر آیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ شائع ہونے والے انٹرویو کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

## "مذہب اسلام اور جاپانی لوگ"

مذہب اسلام ہماری اس دنیا میں ماننے والوں کی تعداد کے اعتبار سے عیسائیت کے بعد آتا ہے اور یوں بھی عالمگیر برادری کی سطح پر عظیم الشان اثرات ڈالنے والا مذہب ہے جیسا کہ مثلاً ایران کے انقلاب کی مثال میں نظر آتا ہے۔ لیکن جاپانی لوگ ابھی اس مذہب سے متعارف نہیں ہیں۔

اہل جاپان کو مذہب اسلام سے آگاہ کرنے اور اس کی حقیقت سمجھانے کی غرض سے حال ہی میں ناگویا شہر کے مے تو وارڈ میں اڈا کاچو۔ افتا۔ اڈا یاما نوادا ۶۴۳-۱ (احمدیہ سنٹر جاپان کا پتہ) کے مقام پر مذہب اسلام کی ترجمان جماعت احمدیہ کے جاپانی مرکز کا قیام عمل میں آیا ہے اس مرکز کی تاسیس کی مناسبت سے ہم نے اس مرکز کے مبلغ انچارج جناب عطاء المجیب راشد سے ملاقات کی۔ چنانچہ اس موقعہ پر مذہب اسلام اور اہل جاپان کے بارہ میں ہمیں ان کے خیالات سننے کا موقعہ ملا۔ اسلام کی ترجمان جماعت احمدیہ کے جاپانی مرکز کے مبلغ انچارج جناب عطاء المجیب راشد کی زبانی سنیئے

(ادارہ)

جناب راشد پاکستانی ہیں آپ سات سال قبل جاپان آئے تھے ٹوکیو میں جاپانی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور گزشتہ سال ماہ اکتوبر میں ٹوکیو سے ناگویا نقل مکانی کرنے کے بعد یہاں رہائش پذیر ہوئے ہیں۔

"جاپانی لوگ مذہب اسلام سے قریباً ناواقف نظر آتے ہیں لیکن ان کی روزمرہ زندگی میں نظر آنے والے خوبصورت اور اچھے پہلو سب کے سب اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں مثلاً ٭ غیر ملکیوں اور پڑوسیوں سے حسن سلوک کرنا اور محبت سے پیش آنا ٭ جسمانی لحاظ سے اور تمام زندگی میں صفائی اور نظافت کا اہتمام کرنا ٭ محنت اور جفاکشی سے کام کرنا ٭ مقرر کردہ وقت کی پابندی کرنا۔ اس قسم کی عمدہ باتیں جاپانی لوگوں میں پائی جاتی ہیں اگرچہ یہ ان کو معلوم نہیں کہ یہ سب ایسے امور ہیں جو پہلے ہی سے اسلامی تعلیمات میں شامل ہیں۔"

جناب راشد کا خیال ہے کہ اگر مذہب اسلام کا پیغام کافی عرصہ قبل جاپان میں پہنچ چکا ہوتا تو آج جاپانی قوم کا تیس چالیس فیصد مسلمان ہو چکا ہوتا۔

"جاپانی لوگ متعدد خداؤں اور BUDDHA پر ایمان رکھتے ہیں جبکہ مذہب اسلام کی رُو سے عبادت اور پرستش کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی ہستی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ کوئی مسئلہ یا مصیبت خواہ کتنا ہی مشکل اور کٹھن کیوں نہ ہو ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو (اپنے فضل سے) حل کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم خدائے واحد یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور ہر مشکل کے وقت اور تمام ضروریات کے لئے صرف اسی سے دعائیں کرتے ہیں۔ بتوں اور شبیہات کی عبادت کرنا اور ان کے آگے سر جھکانا ہرگز ہرگز ہمارا طریق نہیں۔"

"اپنی اصل کے اعتبار سے اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اس وجہ سے تبلیغ اسلام میں پوری ہمت سے مصروف رہنا ایک مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے۔"

"بعض جاپانی لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اسلام "تلوار کا مذہب" ہے اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ وہ اسلام کو عیسائی خیالات پر مبنی یورپین تہذیب و ثقافت اور ذرائع ابلاغ کے آئینہ میں دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کی رُو سے مذہب کی اشاعت و تبلیغ کی خاطر تلوار یا طاقت کے استعمال کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں۔"

جناب راشد کے بیان کے مطابق جاپان میں حقیقی اسلام کا پیغام سب سے پہلے جنگ عظیم ثانی سے قبل ۱۹۳۵ء میں پہنچا جبکہ KOBE میں جماعت احمدیہ کے دو مبلغین اسلام نے تبلیغ اسلام کا آغاز کیا۔ جنگ عظیم ثانی چھڑ جانے کے باعث یہ سلسلہ (عارضی طور پر) منقطع ہو گیا جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد ۱۹۶۹ء میں ملک کے دارالحکومت ٹوکیو میں دوبارہ تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اب اس وقت ناگویا اور ٹوکیو میں دو مبلغین اسلام تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔

"جاپان میں شنتو مذہب کی عبادت گاہوں اور بدھ مت کی عبادت گاہوں میں لوگ بہت کثرت سے جمع ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مناظر دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا مذہب جاپانی معاشرہ میں مشینری کے لئے تیل جیسا مفید اور اہم کردار ادا کر رہا ہے تاہم عمومی طور پر مذہب سے لگاؤ اور دلچسپی بہت کم نظر آتی ہے۔ لیکن اس کیفیت کو لامذہبیت سے تعبیر کرنا درست نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا یکسر انکار کرنے والے اور دہریت کے خیالات رکھنے والے لوگ یورپ میں کثرت سے ملتے ہیں جبکہ جاپان میں ایسے لوگ کثرت سے نہیں جو کسی بھی مذہب

ہیں دلچسپی نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو مذہب کی تفصیلی معلومات نہ رکھنے کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب بہر صورت ایک مفید اور کارآمد چیز ہے۔

ہمارے نقطۂ نظر سے مذہب کسی عادت یا رسم و رواج کا نام نہیں بلکہ ایک ایسی چیز ہے جو ہماری زندگی کے لئے اس حد تک ضروری ہے کہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ہم اس بات پہ کامل یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن اور ہر جگہ ہمیں دیکھتا ہے اور ہماری دعاؤں کو سنتا ہے ہمارا واحد و یگانہ خدا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ حلیم و خبیر ہے اور کامل قدرتوں کا مالک ہے یہ سب باتیں جن کا ذکر ہوا ہے قرآن مجید میں تفصیل سے بیان ہوئی ہیں۔ مسلمان روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں تاہم شدید مصروفیت وغیرہ کے اوقات میں دو نمازوں کو جمع کر کے اکٹھا ادا کرنے وغیرہ کی گنجائش اور سہولت دی گئی ہے یہ کیفیت اور حالات ہر صورت میں موجود رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہ بھولو۔

اسلامی کیلنڈر کے نویں مہینہ (رمضان) میں ایک مہینہ بھر روزوں کا جو اہتمام کیا جاتا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ صرف دن کے اوقات میں کھانے پینے سے احتراز کیا جائے۔ (بچے، حاملہ عورتیں بیمار، مسافر) اور ضعیف العمر لوگ سب احکام سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے ہیں۔ صحت کی بہتری کے ایک مقصد کے علاوہ روزوں کی ایک معاشرتی حکمت یہ بھی ہے کہ روزہ داروں کے ذریعہ کھانے پینے سے محروم غریب اور محتاج لوگوں کی حالت کا صحیح احساس اور علم ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ احمدیت اسلام کی اصل حقیقت کی طرف واپسی اور حقیقی اسلام کے از سر نو قیام کی تحریک کا نام ہے۔ تقریباً نوے سال قبل اس کا آغاز ہندوستان سے ہوا اور اب یہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ جاپان میں اس تحریک کا مرکز اب ٹوکیو سے ناگویا میں منتقل ہو گیا ہے۔ اس کی اہم وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ جاپان کے مغربی علاقوں اور ملک کے دیگر حصوں میں تبلیغی سرگرمیوں کے وسعت پذیر ہونے پر ذرائع آمد و رفت اور محل وقوع کے اعتبار سے ناگویا کی اہمیت کے پیش نظر یہ جگہ موزوں خیال کی گئی ہے اس سنٹر سے ہر کتہ اسلام سے ایک سہ ماہی رسالہ "اسلام کی آواز" جاپانی اور انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسلام کے بارہ میں مختلف پمفلٹ تقسیم کرنے کے ذریعہ تبلیغی کام کیا جا رہا ہے۔ جناب مرشد نے بتایا کہ یہاں کچھ عرصہ تبلیغی کام کرنے کے بعد (جاپانی قانون کے مطابق) مذہبی ادارہ کے طور پر باقاعدہ رجسٹریشن کروائی جائے گی۔

The Chunichi Shimbun, Nagoya April 1, 1982.

(مرسلہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے انچارج مبلغ جاپان)

(۲)

# انگریزی ترجمۃ القرآن کی ضبطی کے خلاف
# قرار داد احتجاج اور اس کی صدائے بازگشت

## انگریزی ترجمۃ القرآن کی ضبطی کے خلاف صدائے احتجاج

جماعت احمدیہ کی ایک مقتدر ہستی حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے ترجمۃ القرآن انگریزی کو حکومت پنجاب پاکستان لاہور نے ضبط کرنے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ: "ترجمہ غلط اور من مانا ہے اور قرآن کریم کے تمام مسلمہ ترجموں کے منافی ہے اور اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے کا امکان ہے۔" (اخبار جنگ لندن)

اول ترجمہ کا غلط اور من مانا ہونے کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا اگر کسی آیت کا ترجمہ نقل کر کے اسے غلط ثابت کیا جاتا تو ہر شخص کو اندازہ ہو سکتا تھا کہ وہ غلطی واقعی ترجمہ میں ہے یا حکومت ہی غلطی پر ہے۔ لہٰذا حکومت نے یہ بات بالکل بے ثبوت پیش کی ہے۔ دوسرا فقرہ یہ ہے کہ "قرآن کریم کے تمام مسلمہ ترجمہ کے منافی ہے"۔ اس سلسلہ میں حکومت نے یہ نہیں بتایا (شیعہ، سنی اور دیگر بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث وغیرہ فرقوں) یا علماء کرام کے ترجمے حکومت پاکستان کے نزدیک مسلمہ ہیں اگر حکومت پاکستان دیگر علماء کرام کے کئے ہوئے ان ترجموں کی نشاندہی کرتی جو حکومت سے مسلمہ ہیں۔ تو ہم بڑی آسانی سے ثابت کر دیتے کہ مذکورہ ترجمہ اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عزت و عظمت کے اعتبار سے زیادہ وقیع ہے۔ لہٰذا حکومت پاکستان کا اپنے مسلمہ ترجموں کے خلاف اسے قرار دینا ایک بے دلیل بات ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ حکومت لاہور پنجاب اپنے مسلمہ ترجموں کی کبھی نشاندہی نہ کر سکے گی تیسرا جملہ یہ ہے کہ: — اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے کا امکان ہے۔ یہ جملہ مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ قرآن کریم کا یہ انگریزی ترجمہ آج سے ستائیس سال قبل پاکستان اور دوسرے ممالک میں شائع ہو رہا ہے اور کروڑوں مسلمان اور نو مسلم دوست اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں مگر آج تک کسی مسلم فرقہ کی جانب سے اس پر کبھی کوئی نکتہ چینی نہیں کی گئی۔ لہٰذا یہ فقرہ بھی حکومت پاکستان کا سراسر مشاہدہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ جو جذبات ستائیس سال تک مجروح نہیں ہوئے حکومت کے پاس کونسا آلہ ہے جس سے اس نے دیکھ لیا ہے کہ وہ آئندہ ضرور مجروح ہوں گے۔ بہرحال حکومت پنجاب پاکستان کی اس ناروا، غیر منصفانہ اور قرآن کریم کی عظمت کو مجروح کرنے والی کارروائی پر ہم صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اور پورے یقین اور وثوق سے اعلان کرتے ہیں کہ ضبطی کی وجہ کے یہ تینوں فقرے (جن کا تجزیہ اوپر کر دیا گیا ہے) نہایت نادرست، علم و حکمت سے دور دلائل و براہین سے عاری، تعصب و بہیمیت کے غماز اور مشاہدہ کے سراسر خلاف غیر دانشمندانہ اور ظالمانہ بلکہ مفلوج و بیمار ذہنیت کی پیداوار ہیں۔ یہ ترجمۃ القرآن انگریزی ضبط کر کے نہ صرف یہ کہ ایک کروڑ سے زیادہ احمدی مسلمانوں کے جذبات کو انتہائی سنگدلی سے مجروح کیا گیا ہے۔ بلکہ ہزارہا ان شریف غیر احمدی مسلمانوں کو بھی اس حکم سے اذیت پہنچی ہے جو اس ترجمہ سے مستفید ہو رہے تھے اور اس طرح علم و معرفت کے حصول میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہماری استدعا ہے کہ اس حکم کو منسوخ فرما کر شکریہ کا موقعہ دیا جائے۔ خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ انچارج اترپردیش جماعت احمدیہ شاہجہانپور

## احمدیہ احتجاج

لکھنؤ۔ جمعرات۔ مکرم عبد الحق صاحب فضل انچارج احمدیہ مسلم مشن اتر پردیش نے پاکستان کی پنجاب سرکار کی اس کارروائی کے خلاف پرزور احتجاج کیا ہے کہ اس نے احمدیہ جماعت کے ایک بزرگ لیڈر مکرم حضرت مولانا شیر علی صاحب کے مترجمہ انگریزی ترجمۂ قرآن پر پابندی لگا دی ہے۔ اس کارروائی کے تعلق میں انہوں نے کہا کہ پاکستان سرکار نے دنیا کے ایک کروڑ احمدی مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کیا ہے اور ہزاروں دوسرے لوگوں کو بھی برہم کیا ہے جو کہ اس مشہور ترجمہ قرآن سے مذہبی امور میں مدد لیتے ہیں۔ (نیشنل ہیرلڈ لکھنؤ ۱۲ر مارچ ۱۹۸۲ء)

## احمدی لیڈر نے پاکستانی پابندی کو رد کیا

لکھنؤ۔ مارچ ۱۳ر۔ مکرم عبد الحق فضل انچارج احمدیہ مسلم مشن اتر پردیش نے احمدیہ بزرگ حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ترجمہ شدہ انگریزی قرآن پر پاکستان سرکار کی طرف سے پابندی کی کارروائی کو رد قرار دیا مکرم فضل صاحب نے اپنے ایک مراسلہ میں تحریر کیا ہے کہ پاکستان سرکار نے دنیا کے ایک کروڑ سے زائد احمدی مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو اس بے توجہی: یہ پابندی لگا کر مجروح کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہزاروں مسلمانوں کو جو کہ دوسرے فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس مشہور ترجمۃ القرآن پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس سے مدد لیتے ہیں پاکستان سرکار نے اس کارروائی سے برہم کیا ہے۔

(نارتھ انڈیا پتریکا لکھنؤ ۱۴ر مارچ ۸۲ء)

(۳)

# دارالعلوم دیوبند کے شہرۂ آفاق صد سالہ اجلاس کی
## حقیقت

گزشتہ سال اس کی صد سالہ جوبلی منائی گئی۔ مگر کیا اس سے زیادہ ناکام، بے مقصد، نقصان رساں، فضول کسی اور اجتماع کی پوری صدی میں نشاندہی کی جا سکتی ہے؟ اسلامیان ہند اپنی صد سالہ قربانیوں کے ثمرات دیکھنے بڑی تعداد میں حاضر ہوئے مگر کیا دارالعلوم نے انہیں اپنی سو سالہ روداد سنائی؟ اپنے کارنامے شمار کرائے۔ اپنے فرزندوں کا تعارف کرایا؟ مسائل حیات کی الجھنوں کی کوئی تدبیر بتلائی؟ آئندہ کا لائحہ عمل سامنے رکھا؟ نئے دور اور نئے ہندوستان پیش کی؟ کوئی پیغام دیا؟ تعجب ہے دارالعلوم جیسے دینی ادارے کے صد سالہ دینی جلسے میں منتظمین کی طرف سے نماز تک کا اہتمام نہیں کیا گیا، ہاں البتہ کھانے پینے، پیشاب پاخانے، سونے لیٹنے اور چلنے پھرنے کے معقول انتظامات تھے۔ مگر روحانی رکھ رکھاؤ، ایمانی طمطراق، دینی شعور، اور اسلامی جذبات کی آسودگی نہ ہو سکی معلوم نہیں دارالعلوم کو اس کی صحیح حیثیت کب تک میسر ہو گی؟ اور وہ اپنا واقعی فرض منصبی ادا کرنے کے لئے کس قدر اور کتنی مدت سراپا انتظار بنا رہے گا؟ اس قدر کثیر الاولاد ماں قسمت کی تہی مائیگی، بدبختی اور کم ہمتی کی شکایت نہیں کر سکتی مگر دارالعلوم سراپا شکوہ و فغان اور نالہ و فریاد ہے۔ ہے کوئی جو اس کی سنے۔ محمد حبیب الرحمان خان ایلچی ۲۰ ربیع الثانی ۲۵/۲/۱۹۸۱ء

اللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۸۱ء)

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اقدس رضی اللہ عنہ کی اندوہناک وفات پر قرارداد ہائے تعزیت

# اور

# خلافت رابعہ سے مکمل وابستگی اور اطاعت و وفاداری کا اقرار

## قرارداد تعزیت جماعت احمدیہ بیج بہاڑہ کشمیر

مرکز قادیان کی چٹھی ۶/۲/۸۲ اور اخبار بدر ۳ راحسان ۱۳۶۱ ہش سے حضور کی تشویشناک علالت کی اطلاع ملی تھی اور دعائیں جاری تھیں کہ مختلف ریڈیو سٹیشنوں نے حضور کے انتقال فرمانے کی اندوہناک خبر سنائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آج ۶/۱۰/۸۲ جماعت احمدیہ بیج بہاڑہ کشمیر نے قرارداد تعزیت ذیل پاس کی۔ جماعت احمدیہ بیج بہاڑہ حضرت سیدنا حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس کرتی ہے اور جمیع افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اظہار دلی ہمدردی کرتی ہے۔ حضور کی وفات دنیائے احمدیت کے لئے المناک ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور جماعت احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل کی توفیق دے اور جماعت احمدیہ کو حضور کا نعم البدل دے جس کی قیادت میں غلبۂ اسلام کی صدی ممکن ہو آمین۔ فیصلہ ہوا کہ تعزیت اور اس قرارداد کی نقول ناظر اعلیٰ اور مدیر بدر کو بھیجی جائیں۔

خاکسار

سید محمد شاہ حسینی۔ صدر جماعت احمدیہ بیج بہاڑہ کشمیر

## قرارداد تعزیت جماعت احمدیہ شاہجہانپور

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ شاہجہانپور یوپی اس اندوہناک خبر سے نہایت ... بیچین ہیں کہ ہمارے پیارے ... آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم لوگوں کو تڑپتا چھوڑ کر مورخہ ۶/۸/۸۲ کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دل بے قرار ہیں اور آنکھیں اشکبار ہیں ... رضائے الٰہی پر صابر و شاکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین یا رب العالمین یا ارحم الراحمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہم جملہ احباب جماعت اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہیں گے۔ خلیفہ وقت کے ہر معروف حکم کی تعمیل میں اپنی جانیں بھی ... لڑائیں گے۔ خدا تعالیٰ ہمیں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ شاہجہانپور

# یوپی

اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا اقرار کرتے ہیں۔

## قرارداد تعزیت جماعت احمدیہ ساؤتھ آل (لندن)

---

# ریزولیوشنز میں ایک ایمان افروز تبدیلی

(ہر احمدی کے دل کی آواز)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں اس موقعہ پر ایک اور توجہ دلا کر جماعتی ریزولیوشنز میں تبدیلی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں حضور نے فرمایا جماعت کی شان اس سے زیادہ کا تقاضا کرتی ہے جو عام طور پر کہا جاتا ہے۔ ان ریزولیوشنز میں جانے والے کے بارے میں یہ کہنا چاہیئے کہ ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے اور یہ عہد کریں گے کہ اے جانے والے اگر اس دنیا میں تیری روح تیرے نیک عزائم کی تکمیل سے تسکین نہیں پا سکی تو ہم ان کی تکمیل کر کے اس دنیا میں تسکین کا سامان مہیا کریں گے اور آنے والے کے لئے جو ریزولیوشنز ہوں ان میں اس عہد کو تازہ کیا جائے کہ ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہ کے چراغ بجھا دیں گے۔ اور تقویٰ کے چراغ روشن کریں گے۔ اور اے آنے والے ہم تجھ سے عہد کرتے ہیں کہ ہم قیام شریعت کی کوششوں میں جو اللہ کے فضل کے سوا کامیاب نہیں ہو سکتیں دعائیں کر کے تیری مدد کریں گے۔"

(بدر ۲۴ جون ۱۹۸۲ء)

---

ہم جماعت احمدیہ ساؤتھ آل حضور پرنور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کی المناک خبر سن کر سخت غمگین ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

قدرت ثانیہ کے ... مظہر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نافلۂ موعود ایدہ اللہ الودود کا بابرکت وجود جماعت سے جدا ہو گیا۔ جس طرح دنیا کے قریباً ایک کروڑ سے زیادہ احمدی مسلمان کو اس المناک خبر کو سن کر صدمہ پہنچا ہے اسی طرح ویسٹ لنڈن ساؤتھ آل کی احمدیہ جماعت کے افراد بھی اپنے آقا کی وفات کا سن کر سخت غمزدہ ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حضور کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمارے پیارے آقا ہمارے محبوب اور آپ کے عاشق صادق کے قرب میں آپ کا مقام ہو۔ اس مشکل اور کٹھن وقت میں ہم اس کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ حضور کے بچوں تمام افراد خاندان تمام افراد جماعت کو صبر جمیل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ ہماری نصرت کو آئے ہمیں صبر کی طاقت اور ہمت عطا فرمائے اور ہمارے دلوں کو مضبوط کرے ہمیں اپنی رحمت اور بخشش سے نوازے ہمیں خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے۔ مصائب اور تکلیف کے وقت وہی ہمیں سہارا دینے والا ہے اور زخمی دلوں کو ڈھارس بندھانے والا ہو ہمیں حضور کی تمام تحریکات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور جو کوئی لفظ ہمارے پیارے امام کے منہ سے نکلا ہے اس پر کما حقہ عمل پیرا ہوں۔ نیز ہم یہ عہد کریں کہ ہم حضور کے خطبات اور فرمودات کو ہمیشہ ہی اپنے دل میں جگہ دیں گے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ علم و معرفت کے اس گلستان سے ساری دنیا کو معطر نہیں کریں گے۔

ہم ہیں دعا گو ممبران جماعت احمدیہ ساؤتھ آل ویسٹ لنڈن

## تعزیتی قرارداد منجانب جماعت احمدیہ سرینگر

آج مورخہ ۱۱ جون ۱۹۸۲ء مسجد احمدیہ سرینگر میں نماز جمعہ کے بعد ایک ہنگامی تعزیتی اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد:-

جماعت احمدیہ سرینگر کا آج کا یہ غیر معمولی ہنگامی تعزیتی اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تخت خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سے وفات تک آپ نے جماعت احمدیہ کی کشتی کی جس رنگ میں ناخدائی فرمائی رہتی دنیا تک تاریخ اسلام و احمدیت کا ایک زرّیں ورق رہے گا۔ اس دور میں جماعت پر متعدد مشکل ترین لمحات آئے ... جس ... پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ اس کی ایک نقل اخبار بدر بھیجی جائے۔ جملہ احباب خلیفہ وقت ایدہ

انتظامی استعداد سے آپ نے جماعت کی رہنمائی فرمائی اور جس طرح آپ نے جماعت کے حوصلوں کو بلند رکھا اُس پر دشمن بھی انگشت بدندان ہیں۔ آپ کے دورِ خلافت میں جماعت نے ہر لحاظ سے جو ترقی کی وہ آپ اپنی مثال ہے۔ آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ مقدس نافلہ تھے جنہوں نے سات سو سالہ تاریکی دور کے بعد اسپین میں الٰہی منشا کے مطابق پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جو اب الحمد للہ پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے اور اس سال آپ ستمبر ۱۹۸۲ء کو اس کا افتتاح فرمانے والے تھے لیکن مرضی مولا از ہمہ اولیٰ قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اور اس الٰہی تقدیر کے آگے ہم سب کی گردنیں خم ہیں۔ حضرت ناصر دین۔ فاتح دین کے دورِ خلافت میں دنیا بھر کے مختلف ممالک خصوصاً براعظم افریقہ میں جماعت کی طرف سے متعدد ہسپتال، سکول۔ اور مساجد تعمیر کی گئیں۔ قرآن مجید کے متعدد زبانوں میں تراجم شائع ہوئے۔ غرض آپ کے کارنامے سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔ اور مستقبل کا مورخ کسی صورت میں آپ کو اور آپ کے سنہری کارناموں کو نظر انداز کر کے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

آج کا یہ اجلاس حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات پر ایک بار پھر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ مولائے کریم آپ کو اپنے قرب میں اعلیٰ درجات سے نوازے اور پسماندگان کو جن میں پوری جماعت شامل ہے صبر و رضا سے یہ المناک صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جانشین کی صورت میں جماعت کو ایسا وجود عطا فرمائے جو آپ کا نعم البدل ہو [illegible] سے مؤید ہو اور ہر خوف و آزمائش کے وقت ہمارا سہارا ہو۔ آمین

پیش ہو کر بالاتفاق رائے پاس ہوئی۔ نیز یہ بھی پاس ہوا کہ اس قرارداد کی نقول:
۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ پاکستان ۲۔ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان ۳۔ حضرت سیدہ ... بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان ۴۔ محترم جناب میاں انس احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ربوہ ۵۔ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ربوہ کی خدمت میں بھی ارسال کی جائیں۔ اور اخبار الفضل ربوہ پاکستان۔ اخبار بدر قادیان اور ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان۔

## قرارداد تعزیت جماعت احمدیہ جڑچرلہ و محبوب نگر

بتاریخ ۹ رجون ۱۹۸۲ء بعد نماز عشاء حیدر آباد سے بذریعہ ٹیلیفون اچانک یہ جو اطلاع ملی اس کو ہمارے کان سننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اور ہمارے دل اس اندوہناک خبر پر یقین کرنے کے لئے آمادہ نہیں تھے لیکن ہماری آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ اور ہمارے دل رو رہے تھے ہم رنج و غم کے اتھاہ گہرائیوں میں ہماری روحیں سسکیاں لے رہی تھیں۔ پھر ریڈیو پر اس دلخراش خبر کی تصدیق سنی گئی کہ ہمارا پیارا آقا محبت و پیار کے نغمے بکھیرنے والا خوابیدہ دنیا کو جھنجوڑ جھنجوڑ کر لا الٰہ الا اللہ کا پیغام دینے والا اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے جان کی بازی لگانے والا مصائب اور آلام کی افواج اور ان کے پے در پے حملوں کے آگے سینہ سپر ہونے والا دنیائے احمدیت کا عظیم رہنما مسیح دوراں کا خلیفہ ثالث آہ! ہم عاجز غلاموں کو سوگوار اور اشکبار چھوڑ کر رخصت ہو گیا۔ آہ! ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کی ابدی گود میں چلا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اے ہمارے پیارے آسمانی آقا اپنے اس پیارے کی لحد پر ہمیشہ اپنی رحمتوں سے بھر پور پھول برسا اپنے اس فدائی کے درجات اتنے بلند فرما اتنے بلند فرما کہ اسے تیرا قریب ترین مقام حاصل ہو جائے۔ اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب کرنے کے لئے جو سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی اپنے فضل سے ان کی تکمیل کا سامان کیجیو۔ اے خدا ہم تیرے عاجز اور حقیر بندے ہیں ہم کو صبر کی طاقت عطا فرما۔ آمین۔

ہم تمام صاحبزادگان و صاحبزادیاں اور جملہ افراد خاندان مسیح موعود بالخصوص حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا اور حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں اس ہولناک حادثہ پر تعزیت کے لئے ہماری زبانیں گنگ ہیں ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں
کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

ہم ہیں افراد جماعت جڑچرلہ و محبوب نگر

## قرارداد تعزیت جماعت احمدیہ تیماپور

۸ اور ۹ جون کی درمیانی شب نے دنیائے احمدیت کے پروانوں پر ایک کاری ضرب لگائی وہ شمع جس پر احمدیت کے پروانے وارفتگی کے عالم میں فریفتہ ہوتے اور اپنی جانیں نچھاور کرتے تھے۔ اور اس کی روشنی میں توحید کے ترانے گاتے ہوئے لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے۔ مشیت ذوالجلال کے خفیہ سے بے خبر اور بے کیفی کے عالم میں آغوشِ خلافت میں محوِ خواب تھے کہ اچانک دعوتِ اجل آ گئی۔ آہ! وہ شمع احمدیت (خلافت ثالثہ) وہ پیارا اور نورانی چہرہ اپنے محبوب سے ہمیشہ ہمیش کیلئے اوجھل ہو گیا۔

آہ! وہ روحانی آقا اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کی مہم کا سپہ سالار اپنے مالک حقیقی کی دعوت پر عاشقانِ احمدیت کو داغِ مفارقت دیکر ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اے خلیفۃ المسیح الثالث! آج آپ ہمارے دلوں کو حزیں بنا کر رخصت ہو چکے ہیں تمہیں وداع کا سلام ۹ر نومبر ۱۹۶۵ء میں آپ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تھے۔ تقریباً ساڑھے سولہ سالہ کا عرصہ گذارا آپ کا بابرکت عہد خلافت میں جو کام کارہائے نمایاں انجام دئے گئے وہ رہتی دنیا تک بطور یادگار کے قائم و دائم رہیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کا عہد خلافت عہد عثمانیؓ کی یاد تازہ کرتا ہے۔ قرآن مجید کی نشر و اشاعت کا کام پچیس زبانوں میں آپ کے ذریعہ ہوا۔ وہ یقیناً قابل ستائش ہے۔ اور ہر احمدی آپ کے ان عظیم کارنامہ پر جتنا رشک کریں کم ہے سلسلہ کی افسانہ موعود! آپ کے مختصر اور بابرکت عہد خلافت میں جس قدر سرعت کے ساتھ احمدیت کی ترقی ہوئی تبلیغ اسلام و احمدیت کا کام ہوا یعنی مغربی ممالک میں مساجد کی تعمیر ہسپتال اور اسکولوں کا قیام۔ کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں کی تعمیر بالخصوص اسپین میں سات سو سال بعد سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد قابل یادگار کارنامہ ہے۔

اے خلافت ثالثہ کے علمبردار! اسلام کے عالمگیر غلبہ کی بنا د اور اُس کی مہم کا آغاز تیرے مبارک ہاتھوں سے عمل میں آیا۔ تیرا عمل دراصل اس شعر کا آئینہ دار تھا جو خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

"یہ ساعت سعادت اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے"

اے ناصر دین! تیری زندگی کا ہر لمحہ اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے علمی و قلمی خدمات میں گذرا خدمت دین اور اعلائے کلمۃ اللہ اسلام کے خاطر تو نے ان گنت راتیں جاگ کر گذاریں ہمارے جسم کا ہر ذرہ تیرے لئے دعا گو ہے اور تجھ پر درود و سلام بھیج رہا ہے۔

ہم سب حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا حضرت سیدہ مہر آپا اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حرم محترم خلیفۃ المسیح الثالث اور برادران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرزندگان صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب مرزا فرید احمد صاحب۔ مرزا لقمان احمد صاحب تمام صاحبزادیاں سے جماعت احمدیہ تیماپور دلی تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بخشش اور رحمت کی چادر سے ڈھانپ لے آمین اور جائے قرب میں اعلیٰ ترین مقام محمود عطاء کرے آمین۔

شریک میں غمزدہ ممبران جماعت احمدیہ تیماپور ضلع گلبرگہ۔ علاقہ کرناٹک

## قرارداد تعزیت جماعت احمدیہ ہبلی

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ سیدنا و امامنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات فرزندان اسلام و احمدیت کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے مورخہ ۸ر جون کو اسلام آباد (پاکستان) میں حضور کی وفات کی اطلاع موصول ہونے پر جماعت احمدیہ ہبلی اس اندوہناک خبر سے مغموم ہو گئی اور ہمارے سب کے لئے دن رات دعائیں کرنے والے ایک شفیق روحانی باپ سے ہم محروم ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضور کا دورِ خلافت اسلام و احمدیت کا نور اجاگر کرنے میں بے مثال رہا ہے جس کی تفصیل تاریخ احمدیت کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہے۔ غلبۂ اسلام کے لئے کئی ایک عمومی تحریکات شاہد ہیں کہ حضور جس کے لئے آخری سانس تک جہاد فرماتے رہے اور ایسے طوفان میں اپنے صبر و رضا اور دعاؤں کے ساتھ کشتی احمدیت کو پار لگایا۔ آہ! ایسا پیارا بابرکت وجود آج ہم سے جدا ہو گیا۔ بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر خدا ہمارے پیارے آقا کو جنت الفردوس

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ دے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ ممبئی اس صدمہ عظیم میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ بزرگان کے غم میں برابر کی شریک ہے اور قائم مقام چوتھے خلیفۃ المسیح کے لئے دعاگو ہے۔

## قرارداد تعزیت
### جماعت احمدیہ گلبرگہ

جماعت احمدیہ گلبرگہ کو جب یہ المناک خبر ملی کہ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے تو ساری جماعت پر ایک سکتہ طاری ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے لئے تو ہم بالکل بے جان سے ہوگئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہرحال موت ایک ابدی امر ہے۔ حضور آپ اور ہم سبھی خدا سے پُر امید ہیں پھر بھی خدا کا ایک فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلیفۃ المسیح چہارم سے نوازا الحمد للہ۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی جدائی جماعت کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے سو آپ کی جدائی کے غم میں بطور تعزیت کے ہماری جماعت کے سبھی افراد نے ایک جلسہ تعزیت رکھا جس کی فہرست درج ذیل ہے۔

جلسہ کا آغاز مکرم غلام حمید الدین صاحب تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم حبیب الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم سنائی۔ آپ کی نظم کے بعد مکرم اسامہ صاحب نے قرآن مجید کی روشنی میں موت ایک ابدی امر ہے کے تعلق سے روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب نے حضرت مسیح پاک کے چند اشعار سے سامعین کو محظوظ کیا۔ آپ کی نظم کے بعد قریشی محمد عبداللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دینی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے پاکستان کی ۱۹۷۴ء کے حالات میں ایک دو واقعات بیان کرتے ہوئے حضور کو ایک عالم بے بدل ایک شاکر صابر خلیفہ ثابت کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد ڈاکٹر سید صدیق حسن صاحب نے دُرِّ ثمین سے ایک نظم سنائی۔ اس نظم کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی بیش بہا اسلامی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ وہ عظیم الشان خلیفہ تھے جنہوں نے عیسائیوں کے سب سے بڑے مرکز لندن میں جا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا ایک برگزیدہ نبی ایک عاجز انسان ثابت کیا۔ نیز اس کے علاوہ خاکسار نے احمدیت کے خلفاء کا موازنہ بانیٔ اسلام کے خلفاء سے کر کے یہ ثابت کر دیا کہ جتنے بھی خلفاء احمدیت میں گذرے ہیں وہ سب کے سب حضرت محمد صلعم کے خلفاء کی ایک منہ بولتی تصویر تھے۔ خاکسار نے ہر دو قسم کے خلفاء کی خدمات کا بھی موازنہ کیا۔ خاکسار کے بعد ایک بچی عزیزہ مبارکہ بیگم بنت غلام حمید الدین نے ایک نظم سنائی۔ جس کے بعد صدر جلسہ عالی جناب محمد یوسف صاحب زیرکی درویش نے خلافت کی غرض و غایت پر مکمل روشنی ڈالی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی زندگی کے بیشتر کارناموں پر بھی روشنی ڈالی۔ اسی طرح ہمارا یہ جلسہ تعزیت پرسوز دعا پر ختم ہوا۔ خدا سے ہماری یہ دعا ہے کہ وہ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رکھے اور ہمارے ہی ذریعہ اسلام دنیا پر غالب آ سکے آمین۔ نیز خدا ہمارے پیارے امام کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے آمین

خاکسار: قریشی عبدالحکیم ایم۔ اے
قائد مجلس گلبرگہ کرناٹک

## تعزیتی قرارداد مجلس خدام
### الاحمدیہ حیدرآباد دکن (آندھرا)

آج ۱۳ جون ۱۹۸۲ء مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کا ہنگامی اجلاس احمدیہ جوبلی ہال میں منعقد ہوا جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کے وصال پر ملال پر تمام خدام بے حد رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکم خداوندی کے تحت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بابرکت عہد خلافت میں اسلام و احمدیت کی سربلندی کے لئے بے مثال خدمات ... آپ کے زریں کارناموں کو فراموش نہیں کر سکے گا۔ آپ نے اپنے بابرکت عہد میں اسپین کی سرزمین پر سات سو چالیس سال کے طویل عرصہ کے بعد مسجد کا سنگ بنیاد رکھ کر دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور یہ مسجد مکمل بھی ہو چکی ہے نیز حضور نے ایک یادگار ستارۂ احمدیت افراد جماعت کو عطا فرمایا ہے۔ ہم تمام خدام حیدرآباد حضور کی وفات حسرت آیات پر دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ اور پوری جماعت کو خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس سانحہ ارتحال اور صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

پیش ہو کہ فیصلہ ہوا کہ اس قرارداد تعزیت کے نقول خاندان حضرت مسیح موعود ؑ کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی توسط سے ارسال کیا جائے۔ اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نیز اخبار بدر قادیان کو بھجوائی ہیں۔

محمد شمس الدین فاضل قائد مجلس خدام
الاحمدیہ حیدرآباد

## قرارداد اطاعت و وفاداری
### خلافت رابعہ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے وصال پر مقرر کردہ قوانین کی رو سے خلیفہ رابع کے انتخاب کو خدائی انتخاب یقین کرتی ہیں کیونکہ حکم خداوندی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اللہ تعالیٰ کی اس نوازش پر ہم حضور کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے اقرار کرتی ہیں کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پوری پوری اطاعت و فرمانبرداری کو ایک فرض اولین سمجھیں گی اور ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ اے اللہ! تو ہم میں ہمیشہ ہمیش کے لئے خلافت حقہ قائم رکھ آمین۔

ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

## قرارداد تعزیت
### لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ جون ۱۹۸۲ء بمقام احمدیہ جوبلی ہال میں ایک ہنگامی تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا اور تمام ممبرات نے اس المناک اور غمگین موقع پر مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کیا۔

ہم جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکھی اور اشکبار آنکھوں سے اپنے پیارے محسن امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کے وصال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ ہمارے خلیفہ جو ناصر دین تھا اگر ایک طرف دینی لحاظ سے حافظ قرآن تھا تو دوسری طرف آکسفورڈ یونیورسٹی کی ایم اے کی ڈگری یافتہ تھا۔ کس کی مجال تھی کہ آپ کو للکارے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے للکارنے والے کو ہلاک ہوتے دیکھا جو ہمارے تازگی ایمان کا موجب ہوا۔ حضور رح کا مقام حضور رح کے عظیم الشان کارناموں اور احسانات کی وجہ نہیں ہے بلکہ حضور کا مقام اس وجہ سے اعلیٰ ہے کہ حضور کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ یعنی اپنا نائب بنا کر سرزمین ربوہ میں مبعوث فرمایا تاکسر الصلیب کے منظر دنیا کو دکھاتے ایسے عظیم خلیفہ کی اچانک وفات ہم میں سے ہر ایک کے لئے ذاتی رنگ میں شدید صدمہ کا موجب ہوتی ہے حضور رض کو جماعت کے بچوں سے جو لگاؤ تھا اور اُن کی دینی و دنیوی ترقی کے پیش نظر آپ نے جو اسکیمیں بنائی ہیں وہ ایک ناقابل فراموش کارنامہ ہے جو تاقیامت تاریخ اسلام میں محفوظ رہیگا۔ اور آنے والی نسلیں اس پر فخر کریں گی۔ ہمارا محبوب آقا جو الہامی بشارت کے تحت انا نبشرک بغلام نافلۃ لک (حقیقۃ الوحی ص ۹۵) تھا آج ہم میں موجود نہیں ہے ہم سوگوار اس عظیم سانحہ پر آنسو بہا رہے ہیں مگر ایسے روحانی ہستیاں مر کر بھی تا ابد زندہ رہتے ہیں۔ چنانچہ اس لحاظ سے ہمارا پیارا امام آج ہم میں موجود نہیں ہے آپ کا پیار ہمارے دلوں میں موجزن ہے آپ کی ترقی پسند اسکیمیں ہمیں دعوت عمل دے رہی ہیں آپ کی تعمیر کی ہوئی اسپین کی مسجد ہمیں اپنی اذان سے بیدار کر رہی ہے آپ کا وہ روحانی منصوبہ (نفلی پروگرام) ہمیں تر و تازہ کر رہا ہے کہ اُٹھو ناصر دین کی سکیموں کو اپنی جان سے اپنے مال سے اپنے وقت سے اپنی اولاد سے پروان چڑھاؤ۔ اے جانے والے موعود خلیفہ ہم تیری ہر آواز پر لبیک کہنے والوں میں سے تھے۔ اب بھی تیری آواز پر لبیک کہتے رہیں گے اور تیرے جانشین پر صدق دل سے قربان ہوتے چلے جائیں گے۔ اے اللہ تو ہمیں اسکی توفیق دے۔ حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو حضور رضی اللہ عنہ کے وصال کا غم صرف خاندان حضرت مسیح موعود ؑ کیلئے اور جماعت احمدیہ تک محدود نہیں ہے بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے ہے کیونکہ اس مادی دور میں کسی نے مشرک دنیا کو دعوت اسلام دی ہے تو وہ صرف آپ کی ذات بابرکت تھی جو ڈنکے کی چوٹ پر مغربی دنیا کو یہ کہہ کر ڈرایا کہ تم اپنے پیدا کرنے والے رب کی عبادت کرو ورنہ وہ دن دور نہیں ہیں جب کہ دھتکارے جاؤ گے دنیا میں تمہارا نام و نشان تک باقی نہیں رہیگا۔

الغرض ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد اور بالخصوص حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور بیگم صاحبہ حضور رح۔ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ اور حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان اور ہم اپنے ان واجب الاحترام بزرگوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان سے گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں

اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور انہیں خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ اور اس کی ہر آواز پر ہمیں اٰمنّا وصدّقنا کہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ہمارا ایمان ہے کہ سو
بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر
ہم ہیں رنجیدہ خاطر ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

## موعود اقوام عالم کا ظہور (بقیہ صفحہ)

تو آپ نے اپنے خدام کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا:
"طارق بن زیاد کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں کیا تم کو بھی سنائی دے رہی ہیں۔ اس سرزمین پر سپہ سالار مجاہدین اسلام حضرت ناصر الدین نے تاریخ کا ورق الٹتے ہوئے اس عظیم الشان عزم کا اظہار فرمایا تھا "ہم مسلمان اسپین میں تلوار کے ذریعہ داخل ہوئے تھے۔ اس کا جو حشر ہوا وہ ظاہر ہے لیکن اب اس سرزمین پر مجاہدین احمدیت داخل ہوئے ہیں اور ہمارے ہاتھوں میں تلوار نہیں ہمارے ہاتھوں میں قرآن ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس کا نتیجہ کو زائل نہیں کر سکیگی (انشاء اللہ)"
(لاہور ۱۳ اگست ۱۹۸۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تو یہاں تک فرمایا کہ:
"کیا اسپین میں سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اُسے بھول گئے ہیں ہم یقیناً اُسے نہیں بھولے ہم اسپین کو ایک دفعہ پھر لینگے ہماری تلواریں اس مقام پہ جا کر کند ہو گئیں اب وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا۔ اور اسلام کے خوبصورت اصول پیش کر کے ہم اپنے بھائیوں کو پھر اپنا جزو بنائینگے۔"
(بحوالہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء جلد ۲۹ نمبر ۴)

تاریخ اسلام سے پتہ چلتا ہے کہ اسپین کو فتح کرنے کی داغ بیل حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت ثالثہ میں ہی ڈال گئی تھی۔ اور جنرل حضرت (عبد طارق بن زیاد فاتح اسپین کا قائمقام جنرل تھا) نے اکتوبر کے مہینہ میں ہی قرطبہ کو فتح کیا تھا بعینہ ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو فاتح الدین حضرت ناصر دین اسلام کے بابرکت ہاتھوں سے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک زندہ نشان ہے جس سے قرون اولیٰ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانے کی عظیم الشان مماثلت ثابت ہوتی ہے۔

الغرض حضرت موعود اقوام عالم کے بابرکت دور میں انشاء اللہ وہ وقت آرہا ہے جب ساری دنیا میں توحید اتم کا قیام ہوگا۔ (اور اکناف عالم میں جماعت احمدیہ پھیل جائے گی۔ چنانچہ موعود اقوام عالم پیدا ہوئے اور سولہویں صدی ہجری میں دنیا سے احمدیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:-
"اگر کوئی مر کر واپس آسکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اُسی طرح بھری ہے جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے"۔

فضا سے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

# ضروری اعلان برائے تجدید بیعت

تمام جماعتوں میں بیعت فارم بھجوائے جا چکے ہیں جن میں احباب کو یا جماعتوں میں نئے بیعت فارم نہ پہنچے ہوں وہ جلد مطلع فرمائیں تا کہ ان کو فارم بھجوائے جائیں نیز جن تک بیعت فارم پہنچ چکے ہوں وہ جلد سے جلد تجدید بیعت کے فارم پُر کر کے نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائے جا سکیں۔

(۲) نیا بیعت فارم جو کہ ربوہ سے موصول ہوا ہے اس میں چند امور کا اضافہ ہوا ہے۔ شرک نہیں کرونگا کے بعد ان الفاظ کا اضافہ ہے
"بدظنی نہیں کرونگا۔ غیبت نہیں کرونگا کسی کو بھی دُکھ نہیں پہنچاؤنگا۔"
"قرآن کریم کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ ہے احادیث نبویہ اور کتب مسیح موعود علیہ السلام کے پڑھنے پڑھانے سُننے سنانے میں کوشاں رہوں گا۔" اس کے مطابق پرانے بیعت فارم کے سائز پر اضافہ کر لیا جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# قائدین مجالس کی توجہ کیلئے ضروری اطلاع

قبل ازیں مجلہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کو یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت لئے جانے والا دینی امتحان ۲۹ اگست ۱۹۸۲ء بروز اتوار ہوگا۔ لہذا جملہ قائدین مجالس مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۸۲ء تک امتحان میں شرکت کرنے والے خدام اور اطفال کی تعداد سے دفتر مرکزیہ کو مطلع کریں۔ امتحان دینے کے لئے کتب نہ ہوں تو دفتر مرکزیہ سے قیمتاً منگوائی جا سکتی ہیں۔ اس امتحان میں گزشتہ سال جو خدام امتحان مبتدی میں شریک تھے اب وہ مقدم میں شرکت کریں گے اسی طرح علی الترتیب مقدم۔ مقتصد اور سابق کے امتحان میں شرکت ہوگی۔ نصاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

نصاب مبتدی:- قرآن کریم ناظرہ۔ قرآن کریم پہلا پارہ باترجمہ۔ نماز باترجمہ۔ قرآن کریم کی تین سورتیں باترجمہ زبانی یاد کی جائے۔ حدیث:- چہل حدیث باترجمہ حفظ کی جائے۔ کتب سلسلہ۔ ہماری تعلیم۔ دینی معلومات (ابتدائی دو باب) نصاب مقدم:- قرآن کریم دوسرے پارے سے سورہ بقرہ مکمل باترجمہ۔ زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورۂ لہب۔ نصر۔ کافرون۔ حدیث۔ رسول اللہ کی باتیں کتب سلسلہ۔ فتح اسلام۔ دینی معلومات (تیسرا اور چوتھا باب) نصاب مقتصد:- قرآن کریم۔ سورہ آل عمران مکمل باترجمہ۔ حفظ باترجمہ سورۂ کوثر۔ ماعون۔ قریش۔ حدیث:- چالیس جواہر پارے (نصف اوّل) کتب سلسلہ۔ کشتی نوح مکمل۔ دینی معلومات (پانچواں اور چھٹا باب) نصاب سابق:- قرآن کریم سورۂ نساء مکمل باترجمہ۔ حفظ باترجمہ سورۂ الفیل۔ سورۂ العصر۔ القارعۃ حدیث۔ چالیس جواہر پارے (نصف آخر) کتب سلسلہ۔ شہادۃ القرآن مکمل۔ دینی معلومات (ساتواں اور آٹھواں باب) نوٹ:- ان امتحانات میں کامیاب ہونے والے خدام کو مرکز کی طرف سے اسناد دی جائیں گی اور اوّل دوم سوم آنے والوں کو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انعام بھی دیئے جائیں گے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## اعلان نکاح

مورخہ ۲۰ احسان (جون) کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے عزیزہ امۃ القیوم بیدیز بنت مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کا نکاح عزیز قریشی انعام الحق صاحب ابن مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے ساتھ مسجد مبارک میں بعد نماز عصر مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔ اس موقعہ پر جانبین کی طرف سے بیس روپے مختلف مدات میں ادا کئے گئے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

(ادارہ)

## ولادت

بتاریخ ۴ احسان عزیز مولوی شکیل احمد صاحب طاہر فاضل کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ازراہ شفقت "خورشید احمد" نام تجویز فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ نومولود مکرم مظہر حسین صاحب مہاجر کا پوتا اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ کا نواسہ ہے مکرم مولوی شکیل احمد صاحب طاہر نے دس روپے اعانت بدر کی مد میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(ادارہ)

## بقیہ تدفین صفحہ ۵

اطراف برقع پوش خواتین کی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ خواتین کو بہشتی مقبرہ جانے کی اجازت نہ تھی جنازہ پانچ بجکر اٹھارہ منٹ پر قصر خلافت سے روانہ ہوا اور پونے چھ بجے احاطہ بہشتی مقبرہ پہنچ گیا۔ حضور نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ حضور نے چار تکبیریں کہیں۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے وقت حضور صف اول میں کھڑے تھے حضور کے دائیں طرف صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب اور بائیں طرف محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب تھے۔ نماز جنازہ کے بعد پھر احباب سے کہا گیا کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے رہیں اور درود شریف اور لا آلہ الا اللہ کا ورد کرتے رہیں۔ یہاں سے پھر اسی ترتیب کے ساتھ کہ جنازہ کے گرد خدام کی حفاظتی دیوار تھی اور درمیان میں حضرت خلیفۃ المسیح جنازے کے پچھلی دائیں سمت میں تشریف لا کر ہے تھے۔ جنازہ چھ بجکر تین منٹ پر چار دیواری کے اندر رکھا گیا۔ اور اس کے بعد تابوت اٹھا کر لحد میں اتارا گیا۔ لحد اندر سے سیمنٹ سے پختہ کی گئی تھی۔ تابوت لحد میں اتارنے کے بعد اوپر لکڑی کی کڑیاں رکھ کر اینٹیں جمائی گئیں جن پر پھر دوبارہ سیمنٹ کا پلستر کیا گیا۔ تدفین کے اس تمام مرحلے کی نگرانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے کی خود حضور گاہے بگاہے ہدایات سے نوازتے رہے۔ اور سارے مراحل کے دوران بنفس نفیس قبر کے پاس کھڑے رہے اس دوران میں حضور نے اپنے دست مبارک سے لحد میں ریت ڈالی اور سیمنٹ کا پلستر مکمل ہو جانے کے بعد اوپر مٹی بھی ڈالی۔ دیگر احباب نے بھی حضور کے ارشاد پر لحد میں ریت ڈالی۔ حضور کے اس دوران قیام میں احباب موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے حضور سے مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کرتے رہے۔ تدفین مکمل ہو جانے اور قبر تیار ہو جانے کے بعد حضور نے قریباً ساڑھے سات بجے دعا کروائی جس میں چار دیواری کے اندر و باہر کھڑے ہوئے قریباً ایک لاکھ لوگوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کے بابرکت وجود پر اپنی رحمت نازل کرے، آپ کی مقدس رُوح کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کے درجات کو بلند فرماتا رہے۔

۔ (آمین ثم آمین) ۔

## بقیہ بیعت صفحہ ۵

وخواتین نے حضور کی بیعت کی۔ اس تاریخی اور بابرکت موقع پر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے حضور کے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخی انگوٹھی

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

پہنائی یہ انگوٹھی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پہنی تھی۔ اب یہ مقدس و بابرکت انگوٹھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہن لی ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے امام ہمام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی خاص الخاص تائیدات سے نوازے۔ آپ کو ہر گام پر روح القدس کی راہنمائی حاصل رہے اور اللہ تعالیٰ آپکو اپنے فرشتوں کے لشکروں کی حفاظت میں رکھے آمین۔ (الفضل ۱۲ر جون ۱۹۸۲)

## مسجد بشارت سپین

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ کے منظور فرمودہ پروگرام کے مطابق مسجد "بشارت" بمقام پیدرو آباد قرطبہ سپین کا افتتاح انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک ہوگا اور اب ان شاء اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کا افتتاح فرمائیں گے۔ ہر ملک کی جماعت احمدیہ سے ایک جماعتی نمائندہ اس تقریب میں ضرور شریک ہوگا دیگر افراد جماعت کو اپنے طور پر اس تقریب میں شرکت کی اجازت ہے۔ لہذا بھارت سے جو افراد جماعت اپنے طور پر اس مبارک تقریب میں شریک ہونا چاہیں وہ مندرجہ ذیل وضاحت سے اپنے کوائف سے مجھے اولین فرصت میں اطلاع فرمادیں۔ اب مزید تاخیر نہ ہونی چاہیئے۔ (۱) اس تقریب میں شامل ہونے والے فرد کا نام عمر مع مکمل پتہ (۲) سپین آمد کا پروگرام (۳) اکیلے آئیں گے یا مع فیملی (فیملی کے افراد کی تعداد۔ نام عمر) (۴) سپین میں کس درجہ کے ہوٹل میں کس قدر بیڈز (BEDS) ریزرو کرانا چاہتے ہیں نیز کس تاریخ سے کس تاریخ تک (۵) جو احباب ہوٹلوں میں اپنی رہائش گاہ خود ریزرو کروائیں گے وہ سپین مشن کو اور مجھے ضرور مطلع کریں۔ (۶) رہائش کی سہولت کے لئے جسقدر جلد ممکن ہو ہوٹلوں میں ریزرویشن کروالینی چاہیئے۔ گروپ کی صورت میں رہائش سستی رہے گی حسب ارشاد حضور سفر قیام و طعام کے اخراجات افراد خود ادا کریں گے۔

ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

## مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

اس سے قبل اخبار بدر میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کے داخلہ کیلئے یکم اگست سے قبل درخواستیں مطلوب ہیں۔ اب پھر ایک دفعہ بھائیوں اور احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائی جاتی ہے کہ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ہر حال درخواستیں یکم اگست سے قبل دفتر نظارت تعلیم میں پہنچ جانی چاہیئے۔ بعد میں آنیوالی درخواستوں کو زیر غور نہ لایا جا سکے گا۔ بچے کے لئے مندرجہ ذیل ہونے ضروری ہیں:۔

(۱) بچے کی سابقہ تعلیم ہائی سیکنڈری یا کم از کم مڈل تک ہونا ضروری ہے (۲) بچہ اردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔ (۳) قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو (۴) بچے کی اخلاقی۔ ذہنی اور دینی حالت تسلی بخش ہو۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

## جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

درج ذیل جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے یوم خلافت کے انعقاد کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ عدم گنجائش کے باعث صرف نام دئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کو مزید بڑھ چڑھ کر خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(۱) جماعت احمدیہ شیموگہ (۲) لجنہ اماء اللہ بنگلور (۳) جماعت احمدیہ کانپور

(ادارہ)

## دُعائے مغفرت

افسوس اہلیہ محترمہ مکرم بشیر احمد خان صاحب درویش مرحوم وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ عرصہ چار پانچ ماہ سے CARDIAC ASTHMA کی تکلیف میں مبتلا تھیں۔ مقامی طور پر قادیان میں اور امرتسر میں علاج معالجہ چلتا رہا لیکن تقدیر الٰہی غالب آئی اور مرحومہ مورخہ ۲۷ کی شب حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہذا بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حامی و ناصر ہو آمین

(انعام الحق قریشی بی۔اے قادیان)

## رمضان المبارک میں قادیان میں درس القرآن والحدیث کا انتظام

درس قرآن مجید:۔ بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں

| اسماء درس دہندگان | مقررہ سورتیں از ابتداء تا اختتام | تعداد ایام | تاریخ رمضان | تاریخ جون وجولائی |
|---|---|---|---|---|
| مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی | سورہ فاتحہ تا النساء ختم | ۵ | ۱ تا ۵ | ۲۳ تا ۲۷ |
| " مولوی بشیر احمد صاحب طاہر | " مائدہ تا انعام " | ۲ | ۶ تا ۷ | ۲۸ تا ۲۹ |
| " مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی | " اعراف تا یوسف " | ۵ | ۸ تا ۱۲ | ۳۰ تا ۴ جولائی |
| " مولوی بشیر احمد صاحب خادم | " رعد تا انبیاء ختم | ۴ | ۱۳ تا ۱۶ | ۵ تا ۸ |
| " مولوی حکیم محمد دین صاحب | " حج تا لقمان " | ۴ | ۱۷ تا ۲۰ | ۹ تا ۱۲ |
| " مولوی محمد انعام صاحب غوری | " سجدہ تا جاثیہ " | ۴ | ۲۱ تا ۲۴ | ۱۳ تا ۱۶ |
| " مولوی عبدالحق صاحب فضل | " احقاف تا الناس | ۵ | ۲۵ تا ۲۹ | ۱۷ تا ۲۱ |

درس حدیث شریف:۔ مسجد مبارک میں بعد نماز فجر مندرجہ ذیل بزرگان بالترتیب درس حدیث شریف دیں گے۔ مکرم مولانا مولوی عبدالحق صاحب فضل ۱۰ یوم مکرم مولانا مولوی شریف احمد صاحب امینی ۱۰ یوم۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۹ یوم۔ درس حدیث شریف:۔ مسجد اقصےٰ بعد نماز فجر

مکرم مولانا مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ۷ یوم مکرم مولانا مولوی حکیم محمد دین صاحب ۸ یوم مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ۵ یوم مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم ۹ یوم (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH 275475

RESI 273903

CALCUTTA-700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

Phone - 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس

۲/۸ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

("فتح اسلام" صد تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی اون مل

۵-۲-۱۸

نزد گنبد ما

حیدرآباد ۵۰۰۲۵۲

"محبت سب کے لئے

نفرت کسی سے نہیں"

(حضرۃ امام جماعت احمدیہ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39

AUTOCENTRE تار کا پتہ

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے : ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی

پرزہ جات بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت

اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD

C.I.T COLONY

MADRAS-600004

PHONE NO 76369

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جنس اور ولایتی سے تیار کردہ

RAHIM

بہترین معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ

ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

COTTAGE INUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANAPURA

BOMBAY-400008.

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

# پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ـــ فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-
"ان پڑھ سخی بخیل عابد کی نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے۔"
(حدیقۃ الصالحین ص۴۹۰)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-
"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا ایک معیار و محک ہے"
(ملفوظات جلد دوم ص۹۶)

۴۴ سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس ۶۰۰۰۰۴

## ملین موٹرس

پیشکش:- محمد امان اختر نیاز سلطانہ پارٹنرز

# ارشاد نبوی ﷺ

اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم - عملوں کا دار و مدار انجام پر ہے (حدیث)

اگر انجام اچھا ہو تو سمجھو کہ اعمال بھی مقبول ہوں گے
ورنہ بے کار ہیں -!

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

# فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور (سروس) - ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز کا ٹھ پورہ - باری پورہ - کشمیر

# ABCOY LEATHER ARTS

59/3 3RD MAIN ROAD
KASTURBA NAGAR BANGALORE.560026
MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدرآباد میں
فون ۴۲۲۰۱۰

# لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد موٹر ریپئرنگ ورکشاپ

۴-۱-۱۶-۸۷ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

فون نمبر ۴۲۹۱۶
ٹیلیگرام: سٹار بون

# سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا)

# "اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ)

# NIR ®

پیش کرتے ہیں:-

CALCUTTA — 15

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!